لِی خَمسَةٌ

لی خمسةٌ اطفی بها حر الوباء الحاطمه

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابنا هما والفاطمه



------------☆-------------

لی خمسةٌ

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

ارشادات:۔

شمس المفسرین فرید العصر حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد عمر آمر کلیمی حسنی الحسینی جعفری الجیلانی چشتی قادری الخلفائی نوری دامت برکاتہم العالیہ

۷۸۶

انتساب :-

پنجتنِ پاک کے نام

بیدمؔ یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

اور ان پانچ چراغوں سے نکلی ہوئی اُس ابدی روشنی کے نام جسے

پیرانِ پیر غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں

خیالِ غیر کی آمد کے سارے راستے روکے
تری نسبت نے وہ پہرے بٹھائے شاہِ جیلانی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ

(پارہ حٰمٓ / سورہ قٓ / ایت ۳۵)

ترجمہ :- بے شک اس میں نصیحت ھے اس کے لئے جو دل رکھتاھو یا کان لگائے اور متوجہ ھو

مرغِ باغِ ملکوتیم و دریں دَیرِ خراب
می شود نورِ تجلیٔ خدا دانہء ما
(غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ)

قالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلَیکُم بِمُجالَسَۃِ
العُلَمآءِ وَاستِماعِ کَلامِ الحُکَمآءِ فَاِنَّ
اللّٰہَ تَعالٰی یُحیِی القَلبَ المَیِّتَ
بِنُورِ الحِکمَۃِ کَما یُحیِی
الاَرضَ المَیتَۃَ بِمآءِ
المَطَرِ

ترجمہ :۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و سلم کی ہم نشینی اور اہلِ حکمت
کا کلام سننے کو خود پر لازم کرلو ، پس بے شک
اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نورِ حکمت
سے ایسے زندہ فرماتا ہے
جیسے مردہ زمین کو
بارش کے پانی
سے ۔ (الحدیث)

(بحوالہ :۔ مُنَبِّہات لابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمہ)

تلقینِ درسِ اہلِ نظر یک اشارت است
کردم اشارتے و مکرّر نمی کنم

(حافظؔ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

قیمتِ خود ہر دو عالم گفتہ ای
نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز

(حضرت امیر خسروؔ رحمۃ اللہ علیہ)

مت گذار اوقات پیئو کی یاد بِن
مت یہ رہ چل پیر کے ارشاد بِن

(حضرت شاہ کمالؔ ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

ہر اک صورت میں دِکھلاتی ہے خود کو
تصدّق جائیے بے صورتی کے

(حضرت پیر غوثیؔ شاہ صاحب قبلہ رحمۃاللہ علیہ)

كُلُّ مَا فِي الْكَونِ وَهْمٌ اَوْ خِيالٌ
اَوْ عُكُوسٌ فِى الْمَرَايَا اَوْ ظِلَالٌ

نامِ کتاب : ''لی خمسۃ''

اشاعت بارِ اول : ایک ہزار

مصنّف : شمس المفسرین فریدالعصرحضرت علامہ الحاج سیدشاہ محمدعمر **آمرکلیمی** الحسنی الحسینی جعفری الجیلانی چشتی قادری الخلفائی نوری دامت برکاتہم العالیہ

مرتّب : شارحِ مثنوی مفسرِ قرآن حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد رضاء الحق علیمی شاہ آمری الحسنی الحسینی جعفری الجیلانی چشتی قادری مدظلہ العالی

ناشر : پیرزادہ حضرت مولانا سید محمد انعام الحق رشیدی شاہ آمری الحسنی الحسینی جعفری الجیلانی چشتی قادری عمت فیوضہٗ

طابع : محمد سمیع اللہ شریف وراثت اللہ شاہ آمری چشتی قادری

۷۸۶

عرضِ مرتّب

میرے والدِ ماجد جو میرے استادِ شریعت بھی ہیں اور پیرِ طریقت بھی ، جن کی گرانقدر صحبت اور گراں بہار تعلیم و تربیت نے میری کردار سازی میں اہم ترین رول ادا کیا ، انہیں کے فیضانِ نظر نے مجھے آج یہ سعادت بخشی کہ میں اُن کے ملفوظات کو دست بردِ زمانہ سے محفوظ رکھنے کی اپنی بساط بھر کوشش میں کامیابی حاصل کرسکا.

''لی خمسۃٌ '' نامی تصوف و سلوک اور اخلاقیات کے موضوع پر اس اپنی نوعیت کی منفرد تالیف کو خانقاہوں میں تو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہی جائیگا مگر اس کتاب کی مقبولیت اور شہرت تمام اہلِ ذوق اور سلیم الطبع افراد کے ذہنوں میں اپنے ان مٹ نقوش ثبت کرکے رہے گی . اس کتاب میں ملتِ اسلامیہ کے درد سے لبریز دل کی دھڑکنیں صاف سنائی دیتی ہیں . اس ہیچ مداں کی رائے میں زیرِ نظر کتاب م

مثنوی جلال الدین رومی رحمۃاللہ علیہ کی فضا ، اپنی اثرآفرینیوں اور عوام و خواص کو یکساں متاثر کرنے کی خصوصیتوں کے ساتھ اربابِ نظر سے رہتی دنیا تک خراجِ تحسین وصول کرتی رہے گی .

لی خمسۃٌ اطفی بھا حر الوباء الحا طمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میری پانچ ایسی محبوب شخصیتیں ہیں جن کے وسیلہ سے یا جن کے با عظمت ناموں کی تاثیر سے میں وبائی امراض کی آگ یا ان کی گرمی کو بآسانی بجھا سکتا ہوں ، وہ عظیم شخصیتیں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ فداہٗ ابی و اُمّی ، خیبر شکن شیرِ خدا مولا علی مشکل کشا کرّم اللہ وجہہ الکریم ، رشکِ آسیہ و مریم خاتونِ محشر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور سردارانِ جوانانِ جنت حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہیں .

اس کتاب کا نام اسی شعر کے ملکوتی آہن میں ڈوبے ہوئے دو لفظوں سے تجویز کیا گیا ہے . جس طرح مذکورۂ بالا تاریخِ عالم و آدم کی پانچ عظیم ترین ہستیوں کے نام کی برکت سے ہر وبائی مرض کی جڑ کٹ جاتی ہے اسی طرح اِن پانچ عظمت کے میناروں کی پھیلائی ہوئی

روشنی سے کفروشرک ، نفاق و ارتداد ، بدعت و ضلالت کےخوفناک اندھیروں میں بھٹکنے والی جادۂ مستقیم سے صدیوں کی مسافت پر زندگی کی آخری ہچکیاں لیتی ہوئی انسانیت ، دم توڑتے ہوئے اخلاقی اقدار اور ایڑیاں رگڑتی ہوئی حق گوئی اور حق پسندی دوبارہ حق و صداقت ، خود آگاہی اور خدا رسی کی منزلِ مقصود کے حرمِ محترم میں ایک حیاتِ نو کے ساتھ پہنچ سکتی ہے .

اس کتاب میں ہر عنوان پر پانچ باتیں کہی گئی ہیں اور ان ہی پانچ باتوں کے ذریعہ ایجاز و اختصار کا حق ادا کرتے ہوئے تفصیل طلب موضوع پر اجمالی گفتگو سے تفصیلی بحث کا کام لیا گیا ہے اور اس طرح ہر خمسہ '' خیر الکلام ما قلّ و دل '' کی منہ بولتی تصویر بن گیا ہے . اربابِ ذوق اس کتاب کے مطالعہ سے ضرور اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کتاب کے حقیقی سر چشمے قرآن و حدیث اور تصوف و سلوک کی معتبر اور مستند کُتُب کا اہم ترین ذخیرہ ہے ، اس کتاب میں ہر خمسہ شریعت سے شروع ہوتا ہے اور کبھی طریقت پر تو کبھی حقیقت و معرفت پر اختتام پذیر ہوتا ہے . تمام خمسے ایکدوسرے سے مکمل طور پر مربوط ہیں مگر یہ ربط کہیں بآسانی محسوس ہوتا ہے

اورکہیں اسے پہچاننے میں دقّتِ نظر کی ضرورت پڑتی ہے ، ہر خمسہ اپنی جگہ ایک مکمل وعظ اور اپنے موضوع کی تفہیم کا حق ادا کرتا ہوا اور حافظے میں تادیر گونجنے والا درس ہے . میں یہ سب کچھ کہنے کے بعد بھی ملّا جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر ہدیہء ناظرین کرنا ناگزیر سمجھتا ہوں

ے لذّتِ بادۂ عشقش زِ منِ مست مپرس
ذوقِ ایں مئے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

بقولِ غالبؔ :۔

ے ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

''محوِ سجود '' میرے والدِ ماجد شمس المفسرین فرید العصر نبیرۂ غوثِ اعظم حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد عمر **آمرکلیمی** حسنی الحسینی جعفری الجیلانی چشتی قادری الخلفائی نوری دامت برکاتہم العالیہ کی منظوم درسِ حیات و پیغامِ نجات ہے اور '' لی خمسۃٌ '' حضرت والا متّعنا اللہ بظلہ الممدود کی نثری دینی خدمت کا دائمی نقش چھوڑنے والا بہترین نمونہ ہے سچ پوچھئے تو ہر خمسے میں علومِ اسلامیہ اور قرآنی معارف کا ایک ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر پوشیدہ ہے .

کسی وسیع یا عمیق موضوع کو پانچ باتوں میں سمو دینا ناممکن کی حد تک مشکل ہے ، ہر خمسے میں صرف پانچ باتوں میں تفصیل طلب مضامین کا احاطہ کرنے کی کوشش صرف اس لئے کی گئی ہے تاکہ لوگ انہیں بہ آسانی یاد کرلیں ۔

اس کتاب کی ترتیب و حاشیہ نگاری کے کام میں میرے چھوٹے بھائی پیرزادہ سید محمد انعام الحق رشیدی شاہ آمری اور پیرزادہ سید محمد ضیاء الحق بصیری شاہ آمری نے اپنی گراں قدر آراء سے میری ہر مشکل آسان کی ۔ اللہ ان کی عمر و اقبال میں اضافہ فرمائے ۔

مجھے اس وقت میرے محترم برادرِ طریقت حضرت محمد خلیل اللہ شریف المعروف بہ جمال اللہ شاہ آمری چشتی قادری بنگلوری رحمۃاللہ علیہ (جن کا مزارِ پُر انوار ہسکوٹہ ضلع بنگلور میں مرجعِ خلائق ہے) کی یاد آرہی ہے جنہوں نے 1976ء میں سرکار قبلہ کے ملفوظات (جو " لی خمسۃ" نامی اس تالیف کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہیں) کو قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کی اور یہ ملفوظات 1989ء میں حضرت جمال اللہ شاہ آمری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد اُن کےخلف الرشید برادرِ طریقت عزیزم محمد سمیع اللہ شریف المعروف

بہ وراثت اللہ شاہ آمری چشتی قادری کے ذخیرۂ کُتب میں منتقل ہوگئے ۔ خدا وراثت اللہ شاہ صاحب آمری کی عمر دراز کرے اور ان کی دینی خدمات کے صلہ میں اپنے قرب و شہود کی لذت سے مالامال فرمائے کہ انہوں نے اپنے ذخیرۂ کُتب میں سے یہ بیش بہا خزانہ میرے بار بار طلب کرنے پر میرے حوالے کیا ، میں آج وہی ذخیرہ اربابِ علم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں ۔

میرے برادرِ نسبتی جناب ڈاکٹر سجاد ظہیر احمد رحیمی شاہ آمری چشتی قادری ساکن بنگلور نے بھی اس کتاب کی ترتیب میں خاکسار کو اپنے مفید مشوروں سے نوازا ، حق تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انکی عمر و اقبال میں برکت عطا فرمائے ۔

آخر میں مَیں اپنے برادرِ طریقت مولانا مولوی حافظ محی الدین المعروف بہ محی شاہ آمری چشتی قادری مدراسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب میں میرا بھر پور تعاون کیا اللہ تعالیٰ انہیں اس دینی خدمت کا اپنی شان کے موافق اجر و ثواب عطا فرمائے

آخر میں اس کتاب کے مصنف سیدی و مرشدی شمس المفسرین فرید العصر حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد عمر آمر کلیمی حسنی الحسینی

جعفری الجیلانی چشتی قادری الخلفائی نوری دامتہ برکاتہم العالیہ کی درازئ عمر کے
لئے خدائے لا یزال کی بارگاہِ بیکس پناہ میں نہایت خشوع وخضوع کے
ساتھ دعا کرتا ہوں کہ ربِّ کریم انہیں عمرِ خضر و نوح عطا فرمائے
اور انکے سایہء عاطفت میں اُن کے مریدین و معتقدین کو
صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر منزلِ مقصود سے ہمکنار ہونے کا فخر و
شرف عطا فرمائے ۔

''این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد''

ے خدا رکھے سلامت تا قیامت میرے آمر کو
میرا آمر چراغِ خاندانِ مصطفائی ہے

پیرزادہ سید محمد رضاء الحق علیمی شاہ آمری حسنی الحسینی

نوٹ:۔ خلفاءِ کرام اس کتاب میں شامل کئے گئے خمسوں ہی کو اپنے
تعلیمی حلقوں میں موضوعِ درس بنائیں

حرفِ چند

میرے پیر و مرشد قطبِ ارشاد شہزادہٗ غوثِ اعظم شمس
المفسرین فرید العصر علامہ الحاج سید شاہ محمد عمر **آمر کلیمی** حسنی الحسینی
چشتی قادری جعفری الجیلانی الخلفائی نوری دامت برکاتہم کی ذات کسی
تعارف کی محتاج نہیں ہے ۔ مشہور شاعر احمد فراز نے کیا خوب کہا ہے

ے میں تیرا نام نہ لوں پھر بھی لوگ پہچانیں
کہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

آپ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول شبِ شنبہ اپریل 1927ء میں
بمقام کوچہء نلنامدلی ، رائی پیٹ ، چنئی ۱۴ کے اسی مکان میں ہوئی جہاں
آپ رہائش پذیر ہیں جو خانقاہِ آمریہ اللہُ ہال کے نام سے مشہور ہے ۔
آپ کا سلسلہء نسب ستائیس واسطوں سے حضور غوث الثقلین
سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذاتِ بابرکات سے جا ملتا

ہے آپ کے والدِ ماجد حضرت حکیم سید رضا علی صاحب قادری حسنی
الحسینی جعفری الجیلانی علیہ الرحمہ شہرِ مدراس (چنئی) کے چوٹی کے اطباء میں
شمار ہوتے تھے ، بڑے پاک باطن اور اعلیٰ درجہ کے پرہیزگار بزرگ تھے ،
اللہ تعالیٰ نے آپ کو دستِ شفا عطا فرمایا تھا آپ کے اخلاقِ حمیدہ کی
پورے شہر میں دھوم مچی ہوئی تھی ۔

شمس المفسرین فرید العصر دامت برکاتہم نے ابتدائی دینی
تعلیم اپنے والدِ ماجد سے حاصل کی بعد ازاں علماءِ اہلسنت میں ممتاز
حیثیت رکھنے والے مشہورومعروف عالمِ دین مولانا مولوی محمدعبدالقدوس
نعمانی رحمۃاللہعلیہ(جنہوں نے اولاً مدرسئہ باقیات الصالحات ویلور میں تعلیم
حاصل فرمائی اور دیگر مدارِس سے بھی سندِ فضیلت حاصل کی) سے تمام
درسی کتب پڑھیں اور علومِ دینیہ میں حیرت انگیز مہارت حاصل کی ۔

سولہ سال کی عمر میں شمس المفسرین دامت برکاتہم کے سر سے
مہربان باپ کا سایہ اُٹھ گیا اور آپ بہت اداس اور بیحد غمگین رہنے لگے
آپ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ سب کچھ آپ سے چھین لیا گیا ہے ،
آپ اس بھری دنیا میں خود کو تنہا محسوس کرنے لگے ایسے میں نورالمشائخ
اعلیٰ حضرت شہزادہَ غوثِ اعظم سید نوری شاہ چشتی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

جیسا روحانی باپ آپ کو ملا ، آپ نے حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے ارشادات کی روشنی میں
نہایت تیزی کے ساتھ منازلِ سلوک طئے کرنے لگے ، 1955ء میں
نور المشائخ نے آپ کو خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا ۔

شمس المفسرین تقریباً چالیس سال تک ہر رمضان المبارک کی
ستائیس راتوں میں پورے قرآنِ مجید کی تفسیر کا کارنامہ انجام دیتے رہے۔

ٹمل ناڈو ، کرناٹک ، آندھرا پردیش میں لاکھوں کی تعداد میں
آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں۔کیرلا،کشمیر،مہاراشٹرا،بنگال،اترپردیش
راجستھان،دلّی اورگجرات میں بھی نسبتاً کم مگر خاصی تعداد میں آپ کے
مریدین و معتقدین پائے جاتے ہیں ۔ سینکڑوں کی تعداد میں آپکے خلفاء
ہند و بیرونِ ہند میں پھیلے ہوئے ہیں اور بحمداللہ دعوت الی الحق کے فرائض
بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں ۔

آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے پیرزادہ علامہ سید محمد رضاء
الحق علیمی شاہ آمری حسنی الحسینی چشتی قادری ، دوسرے صاحبزادے پیرزادہ
مولانا سید محمد انعام الحق رشیدی شاہ آمری حسنی الحسینی چشتی قادری اور
تیسرے صاحبزادے مولوی سید محمد ضیاء الحق بصیری شاہ آمری حسنی الحسینی

چشتی قادری عمت فیوضہم اور دیگر صاحبزادے دینِ متین کی تبلیغ میں ایک یا دو دہائیوں سے اپنے والدِ ماجد کی سرپرستی میں سرگرمِ عمل ہیں ۔

'' لی خمسۃٌ '' کی اشاعت پر میں دل کی گہرائیوں سے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں نذرانۂ شکر ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ شیخِ محترم شمس المفسرین دامت برکاتہم العالیہ کو حق تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے صدقے میں تا قیامت ہمارے سروں پر سلامت با کرامت رکھے اور آپ کے صاحبزادگان کو دین و دنیا کی تمام سعادتوں سے ہمکنار کرے اور ان کی عمر دراز کرے ۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

وراثت اللہ شاہ آمری عفی عنہٗ

اپنی بات

میرے ملفوظات '' لی خمسۃٌ '' نامی تالیف کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہیں ۔ اگر کوئی بات دل کو چھولے تو میرے رب کاشکر ادا کیجئے کہ فاعلِ حقیقی وہی ہے اور اس کے سوائے کوئی موجودِ حقیقی نہیں ، وہی معبودِ برحق ہے ، وہی مسجود ہے ، وہی مستحقِ حمد ہے جس نے اپنے نور سے اپنے حبیب رحمۃٌللعالمین ﷺ کے نور کو پیدا کیا.

؎ وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا
زمیں از حبِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

آپ ﷺ کی اطاعت، خدا کی اطاعت ہے اور آپ ﷺ کی رویت، خدا کی رویت ہے ، آپ نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہنے والا نبیوں کا یہ سلسلہ معرضِ وجود میں کہاں آتا ؟ آپ نہ ہوتے تو خدا ہوتا مگر خدا کو جاننے والا کون ہوتا؟ ہمارے سجدے ، ہماری عبادتیں ، ہمارے مجاہدے ، ہمارا ایمان بلکہ دونوں جہاں کا ہر حسن آپ ہی کے جلوے کا آئینہ دار ہے. ہماری ہر سانس

انہیں کی رہینِ منّت ہے ۔ کوئی مانے یا نہ مانے میں تو انہیں کے ٹکڑوں پر پل رہا ہوں ۔

ترے در کی بھیک پر ہے مرا آج تک گذارا
کبھی کچھ ملا تصدق کبھی کچھ ملا اتارا

بندگانِ خدا ! جس کا صدقہ کھاتے ہو اُسی کے گُن گاؤ۔ میں ''لی خمسۃ'' کو پنجتنِ پاک کے در کی روحانی بھیک سمجھتا ہوں میری یہ تصنیف پنجتنِ پاک علیھم السلام اور میرے آقائے نعمت حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نگاہِ کرم کی یادگار ہے ۔

''لی خمسۃ'' میں جو خمسے لکھے گئے ہیں وہ جمال اللہ شاہ آمری مرحوم و مغفور کے تحریر کردہ ہیں اور میری نظر میں وہی مستند ہیں میرے تمام خلفاء اور مریدین انہیں کو مستند سمجھیں اور بغیر کسی سند کے کوئی بات میری طرف منسوب کرنے سے اجتناب کریں ۔

حق تعالیٰ میرے فرزند رضاء الحق علیمی شاہ آمری کو اور اس کتاب کی ترتیب میں ان کا ہاتھ بٹانے والوں کو دونوں جہاں کی ہر سعادت سے مالامال کرے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

فقط :۔ سید محمد عمر آمر کلیمی شاہ نوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خمسہ 1

موانع[1] الارادت:۔

۱)[2] خود اپنے اندر مخالفت کے خیالات رہتے ہیں یا دوسرا باہر سے روکتا ہے
۲) بیعت کو بے ضروری سمجھتا ہے
۳)[3] ضروری سمجھتا ہے مگر اب نہیں آئندہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے
۴) آئندہ نہیں فوری طور پر کرنا چاہتا ہے مگر خود ساختہ معیار پر پیر کو تلاش کرتا ہے لہٰذا صحیح پیری مریدی پر اعتراض کرتا ہے اور غلط پیری مریدی کو صحیح سمجھتا ہے
۵) معیارِ صحیح پر ہی تلاش کرتا ہے لیکن مقدر سے شیخِ بر حق نہیں ملتا اور زندگی ختم ہوجاتی ہے

---

[1] بیعت وارادت(مرید ہونے) سے روکنے والی باتیں۔
[2] انسان خود ہی بیعت و ارادت کا مخالف ہوتا ہے یا کوئی اسے اس کارِخیر سے باز رکھتا ہے ۔
[3] بیعت و ارادت کو

خمسہ 2

علاماتِ شیخِ کامِل:۔

۱) شیخ متشرع یعنی شریعت کا پابند ہو

۲)[۱] کسی خانقاہ سے تربیت اور خلافت حاصل کی ہو

۳) اس سے تربیت پانے والوں میں شریعت کی پابندی نظر آئے

۴) اس کے دیکھنے سے خدا یاد آئے

۵)[۲] اس کے ملنے سے خدا ملے یعنی یافتِ حق نصیب ہو

---

۱ نام نہاد خانقاہ نہیں بلکہ حقیقی خانقاہ مراد ہے

۲ مگر یافتِ حق کے لئے فضلِ الٰہی شرط ہے

خمسہ 3

ناقص مقاصدِ بیعت:۔

۱) رسمی طور پر بیعت کرنا

۲) ناجائز دنیا کمانے کے لئے بیعت کرنا

۳) جائز دنیا کمانے کے لئے بیعت کرنا

۴) عقبٰی کی نعمتوں کے لئے بیعت کرنا . اگر چیکہ یہ مقصدِ بیعت جائز ہے اور مستحسن بھی ہے مگرجو حضرات صرف رضائے حق اور یافتِ حق کو مقصدِ بیعت بناتے ہیں ان کے یہاں یہ مقصد بھی قابلِ ترک ہے

۵) خلافت کے لئے بیعت کرنا

اس خمسہ میں حضرت قبلہ دامت برکاتہم نے غلط نیتوں پر مبنی بیعت کی قسمیں بیان فرمائی ہیں کہ بیعت کرنے والے نے بیعت تو کرلی مگر راہِ سلوک میں ترقی سے ہمکنار نہیں ہورہا ہے اور منزلِ مقصود سے کوسوں دور ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ بیعت کرنے والے کی نیت میں فتور ہے یہ نقص اسکا اپنا ہے . اس نے جس نیت کے تحت بیعت کی ہے وہ

نیت اسے اس مقصد سے ہمیشہ دور رکھے گی جس کے حصول کے لئے بیعت کی جاتی ہے .

۱۔ بہت سے لوگ رسماً یا عادتاً بیعت کرلیتے ہیں کہ ہمارے خاندان کے تمام افراد نے بیعت کی ہے لہٰذا ہم کو بھی بیعت کرنی چاہئے.

۲۔ بہت سے لوگ ناجائز دنیا کمانے کے لئے مثلاً ریس جیتنے کے لئے یا سٹے کا نمبر جاننے کیلئے بیعت کرلیتے ہیں

۳۔ بعض لوگ جائز دنیا کے حصول کی خاطر بیعت کرتے ہیں

۴۔ بعض لوگ عقبیٰ کی نعمتوں کے لئے یعنی جنت اور حور و قصور اور اخروی عیش و عشرت کے لئے بیعت کرتے ہیں

۵۔ بعض لوگ اس لئے بیعت کرتے ہیں کہ ہمیں خلافت ملے گی . عزت و شہرت ملے گی دولت ہاتھ آئیگی . ان تمام مقاصد کے لئے بیعت کی جائے تو یافتِ حق کی منزلِ مقصود بیعت کرنے والے سے ہمیشہ دور رہیگی . مقصدِ بیعت یادِ حق اور یافتِ حق ہے خدا کی یاد اور اسکو پانے کے لئے بیعت کرنی چاہئے بیعت کرنے والا اسی نیت سے بیعت کرے کہ میں خدا کی یاد اور اسکی یافت میں کامیاب ہوجاؤں.

خمسہ 4

عظمتِ شیخ :۔

۱) پیر کو اپنی سہولت کی جگہ یا وقت میں پانے کی کوشش نہ کرنا چاہئےیعنی پیر کہے کہ میں ظہر کو ملوں گا . مرید کہے کہ مجھے ظہر کو فرصت نہیں ہے اس لئے میں آپ سے عشاء کو ملونگا یہ بڑی بےادبی ہے اور تعظیمِ شیخ کے منافی ہے . یا شیخ کہے کہ تعلیم کے لئے میرے یہاں آؤ اس پر مرید کہے کہ مجھے آپ کے پاس آنیکی فرصت نہیں ہے براہِ کرم آپ میرے گھر آجایئے میں آمد و رفت کے اخراجات برداشت کرنے کو تیار ہوں . یہ گستاخی ہے

۲) عظمتِ شیخ کا تقاضا یہ ہیکہ مرید اپنے شیخ کو دین و دنیا میں اپنے سے کمتر نہ سمجھے . یہ نہ سمجھے کہ پیر کے پاس دولت نہیں ہے میرے پاس ہے یا یہ نہ سمجھے کہ پیر سے زیادہ میں علم رکھتا ہوں . غرض کہ کسی بھی لحاظ سے پیر سے خود کو برتر نہ سمجھے

۳) پیر کو اپنے برابر نہ سمجھے . جتنا علم اور جتنی دولت پیر کے پاس ہے اتنا ہی کچھ میرے پاس بھی ہے پیر ہر اعتبار سے میرے برابر ہیں ایسا

هرگز نہیں سوچنا چاہیئے . یہ سوچ مجھے جو کچھ بھی مل رہا ہے وہ میرے
پیر کے صدقے میں مل رہا ہے ۔ پھول پھل پتے سب درخت میں ہیں
لیکن جڑ میں کچھ بھی نہیں ہے مگر یہ پھل پھول اور پتے سب جڑ ہی
کے فیضان سے درخت کو مل رہے ہیں پھل پھول اور پتے رکھنے والے
درخت سے اس درخت کی جڑ کمتر نہیں سمجھی جاسکتی اور نہ پھل پھول
اور پتے وغیرہ جڑ سے برتر سمجھے جا سکتے ہیں ۔ درخت اور اسکے پھل پھول
پتے اور شاخیں جڑ کی برابری نہیں کر سکتے ۔ مریدکو چاہیئے کہ خود کو
درخت سمجھے اور پیر کو جڑ تسلیم کرے ۔ درخت کی بقاء جڑ کی بقاء پر
منحصر ہے۔مرید اپنی بقاء اور ارتقاء میں اپنے پیر کا مرہونِ منت ہوتا ہے
۔ لہٰذا مرید کسی بھی حیثیت سے خود کو پیر کے برابر نہ سمجھے .

۴) پیر کو اپنا ہمنوا یا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنا تعظیمِ شیخ کے خلاف
ہے :۔

بعض لوگ اپنے پیر کو چائے پلادیتے ہیں یا روپیہ دو روپیہ دے
دیتے ہیں اور پیر سے اپنی تعریف سننے کے لئے بے تاب رہتے ہیں اور
چاہتے ہیں کہ پیر ان کا ہمنوا اور ہم خیال بنا رہے ۔ ان کی ہاں میں

ہاں ملاتا رہے ۔ پیر کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند کے سانچے
میں ڈھالنے کی کوشش کرنا عظمتِ شیخ کے سراسر منافی ہے ۔ مرید کو
چاہیئے کہ اگر پیر کبھی اسکا ہم خیال ہوجائے یا کبھی اسکی تعریف
کرنے لگے تو اسے اپنا امتحان سمجھے کہ شیخ مجھے اس تعریف کے ذریعہ
آزمارہا ہے ۔ پیر کے ہم خیال ہوجانے یا تعریف کرنے پر اکڑنا نہیں
چاہیئے۔

۵) ہر طرح کی بڑائی اور بزرگی شیخ کے اندر پانے کی کوشش کرنا ۔
مرید کا یہ اعتقاد ہونا چاہیئے کہ میں اپنے پیر کی عظمت کو سمجھ نہیں سکتا، مرید کو یہ سمجھنا
چاہیئے کہ دین ودنیا کی ہر نعمت جو مجھے مل رہی ہے وہ میرے پیر کا صدقہ ہے .مرید وہی ہے
جو رسول کا جلوہ بھی اپنے پیر کے آئینہ میں دیکھے اور اپنے پیر کے وسیلہ کے بغیر رسول کو پانے
کی کوشش نہ کرے ۔اولیاء ،انبیاء ،اورحق تعالیٰ کا فیضان پیر ہی کے دروازے سے لے.
اس کے در کو چھوڑ کر اس سے رشتہ توڑ کر کسی اور آستانے پر جائیگا تو اسے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا
مرید کا یہ اعتقاد ہونا چاہیئے کہ مجھے حق تعالیٰ کے انعامات و احسانات حضور اقدس ﷺ
اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے فیوض و برکات اور اولیاء کرام کا فیضان سب کچھ میرے پیر ہی
کے در سے ملتا ہے اور ملے گا .

خمسہ 5

تصوّرِ شیخ :۔

۱) **القائے سمع** :۔ شیخ کی محفل میں جاتے ہی کان اسکی طرف لگادینا اسکی باتوں کی طرف متوجہ ہوجانا۔ یہ القائے سمع ہے

۲) **امعانِ نظر** :۔ شیخ کی محفل میں جاتے ہی اسکے چہرے پر نظریں جمادے اور اسکی صورت تکتا ہوا بیٹھا رہے

۳) **تمنائے نظر** :۔ مرید کی یہ دلی تمنا ہونی چاہیئے کہ میں میرے پیر کی نظروں میں سماجاؤں میں تو اپنے پیر کو ہر وقت دیکھتا رہتا ہوں میرا پیر بھی مجھے دیکھے ۔ کیونکہ پیر کی نظر سے مرید کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے ۔ باطنی قوتیں بیدار ہوجاتی ہیں ۔

۴) پیر کے عدمِ موجودگی میں مرید پیر کے ارشادات کے خلاف کچھ نہ بولے ۔ اسکی گفتگو پیر کے تعلیمات کے عین مطابق ہو ۔

۵) پیر کے غیاب میں اپنے ہر فعل میں مرید کو چاہیئے کہ اپنے پیر

کی تعلیمات کو مدِّ نظر رکھے۔ پیر کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپنی زندگی میں کبھی فراموش نہ کرے ۔ ہر کام پیر کی تعلیمات کی روشنی میں انجام دے ۔ غرضیکہ شریعتِ مطہرہ کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے۔

۱؎ مذکورہ پانچ طریقوں سے تصورِ شیخ مرید کے دل میں پیدا ہوجاتا ہے جو راہِ سلوک میں ازبس ضروری ہے ۔

خمسہ 6

خدمتِ شیخ :۔

۱) مرید کو اپنی تمام صلاحیتوں کو شیخ کی خدمت میں لگا دینا چاہیئے.
مال سے علم سے قوت سے غرض کہ جس نوعیت کی خدمت کرنےکی
صلاحیت رکھتا ہے اسکے ذریعہ شیخ کو راضی کرنے میں کوتاہی نہ کرے
اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھے کہ جس خدمت سے شیخ کو تکلیف پہنچتی
ہے اس خدمت سے بہتر ہے کہ چپ بیٹھا رہے .

۲) خدمتِ شیخ اپنے پیر بھائیوں سے کرائے اسلیئے کہ اسکی خدمت محدود
ہوگی اور اس عمل کی وجہ سے یہ نیکی کا راستہ دکھانے والوں میں شامل
ہوگا نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہوتا ہے [1].

۳) حق تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر نہایت آہ و زاری سے دعا کرے
کہ پروردگار ! تُو تو یقیناً اپنے ولی کی ضرورتوں کو پورا کرے گا لیکن یہ
اہم دینی خدمت مجھ سے لے لے اور مجھے اپنے ولی کی خدمت کےشرف
سے ممتاز فرما .

۴) یہ تمنا کرے کہ میری خدمت تمام پیر بھائیوں کی خدمت کے
مقابل اونچی ہو . دعا کرے کہ خداوندِ عالم ! مجھے اپنے پیر کی سب
سے اعلیٰ خدمت انجام دینے کا اہل بنا . تمنا اور دعا کرنے کے ساتھ
ساتھ اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کوشش بھی کرتا رہے .

۵) اپنی ہر طرح کی خدمت کو ہیچ سمجھنا ۔ اپنی ہر طرح کی خدمت کو
چاہے وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو کمتر اور ہیچ سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے
کہ شیخ سے مجھے جو کچھ ملا ہے وہ بہت بڑی دولت ہے جسکے مقابلے
میں میری خدمات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں .

---

[1] ''دلیل الخیر کفاعلہٖ '' (حدیث) نیکی کی رہنمائی کرنیوالا نیکی کرنے والے کی
مانند ہوتا ہے

خمسہ 7

حُبِّ شیخ :۔

ا) پیر کو مال و دولت سے بڑھ کر چاہنا .

شیخ سے محبت ہے مگر مال سے اپنے شیخ کی خدمت نہیں کرتا ہے تو مرید شیخ کی محبت کے دعوے میں سچا نہیں ہے . مرید دعویٰ تو کررہا ہے کہ میں اپنے مال سے زیادہ اپنے شیخ سے محبت کرتا ہوں مگر دلیل کے بغیر دعویٰ کوئی حیثیت نہیں رکھتا .

۲) شیخ کو تمام عام انسانوں سے زیادہ عزیز رکھنا .

۳) تمام عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں سے بڑھ کر شیخ کو چاہنا .

۴) اپنے جسم سے زیادہ شیخ کو چاہنا .

۵) اپنی جان سے زیادہ شیخ کو محبوب رکھنا .

ا؎ یہ شیخ کی سچی محبت کی پانچ علامتیں ہیں .

خمسہ 8

ترجیحاتِ خمسہ :۔

ا) غائب رہنے سے حاضر رہنے کو بہتر سمجھنا :۔

پیر کے غیاب کو اس کے حضور پر قربان کرنے کا جذبہ رکھنا مرید کے لئے بےحد ضروری ہے . کیونکہ صحبتِ شیخ طریقت میں بڑی اہمیت رکھتی ہے . مرید ہمیشہ پیر کی خدمت میں حاضری کے لئے بے چین رہے .

۲) خدمتِ شیخ کو حاضری پر ترجیح دینا :۔

پیر کے دربار میں حاضری نصیب ہوجائے تو اسی کو سب کچھ سمجھ کر بیٹھ رہنا اور خدمتِ شیخ سے بے پرواہ ہوجانا ' صحبتِ شیخ کے آداب کے منافی ہے . صحبتِ شیخ پر خدمتِ شیخ کو ترجیح دی جاتی ہے اگر خدمتِ شیخ کی خاطر اس کے دربار کی حاضری کو ترک کرنا پڑے تو ایسی صورت میں غیاب کو حضور پر ترجیح دیتے ہوئے صحبتِ شیخ کو اسکی خدمت پر قربان کردے .

۳) خدمتِ شیخ کو مصلحتِ شیخ پر قربان کرنا :۔

اگر مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ شیخ کی خدمت نہ کرے تو اس وقت مصلحت کے تقاضے پر عمل کرنا ہی شیخ کو راضی کرنے کا سبب بن سکتا ہے . یہاں مصلحت کو خدمت پر ترجیح دی جائیگی اور ترکِ خدمت کو عینِ خدمت تصور کیا جائے گا .

۴) مصلحت کو ضرورتِ شیخ پر قربان کرنا :۔

شیخ کو ضرورت ہو تو مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر شیخ کی ضرورت کو پورا کرو.

۵) ضرورتِ شیخ کو رضائے شیخ پر قربان کرنا :۔

شیخ کو ضرورت تو ہے لیکن شیخ پوری کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو ایسی صورتِ حال میں رضائے شیخ کو ضرورتِ شیخ پر ترجیح دی جائے گی ۔ مثلاً شیخ لیٹے ہوئے ہیں اور انہیں گرمی ستارہی ہے مرید پنکھا جھیلنا چاہتا ہےمگر شیخ کو اسکا یہ کام ناپسند ہے تو یہاں مرید کا فرض یہی ہے کہ شیخ کی ضرورت پر اس کی رضاکو ترجیح دے .

خمسہ 9

ظلماتِ اُولیٰ :۔

۱) شرک :۔

خدا کی ذات و صفات اور افعال و آثار میں کسی غیرِ خدا کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے اور یہ تمام گناہوں سے بد تر گناہ ہے .

۲) کفر :۔

یعنی انکار کرنا (خدا کی ہستی کا)

۳) نفاق :۔

زبان سے اقرار کرنا مگر دل سے نہ ماننا . ظاہر میں ماننا اور باطن میں انکار کرنا .

۴) اِرتداد :۔

دینِ حق کی صداقت کو ماننے کے بعد اور اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس سے پلٹ جانا اور مانی ہوئی صداقت کا انکار کردینا .

۵) بدعت :۔

دین میں نئی بات نکالنا جس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو اور قرآن و حدیث کے خلاف نئی روش اختیار کرنا . (یہاں بدعت سے مراد ’’ بدعتِ سیئہ ‘‘ یعنی بُری بدعت ہے .’’بدعتِ حسنہ ‘‘ یعنی اچھی بدعت تو قرآن و حدیث سے کے عین مطابق ہوا کرتی ہے)

نوٹ :۔ یہ پانچ اندھیرے ہیں جن سے نکلنا فلاحِ دارین حاصل کر نے کے لئے بے حد ضروری ہے

ا؎ اگلے اندھیرے یعنی وہ اندھیرے جو انسان کو سب سے پہلے در پیش ہوتے ہیں اور اگر فضلِ حق تائید نہ کرے تو آدمی ان اندھیروں میں بھٹک کر رہ جاتاہے.

خمسہ 10

ظلماتِ اُخریٰ:۔ [ا]

۱) منہیاتِ شرعیہ :۔ یعنی شریعت نے جن کاموں سے باز رہنے کی ہدایت کی ہے وہ کام حقیقت میں ظلمتیں ہیں ‘ اندھیرے ہیں . ان سے بچنےوالا اوامرِ شرعیہ یعنی شریعت نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے نور میں آئے گا اور اسے نیکیاں ملیں گی .

۲)مشتبہات :۔(جن امور کے متعلق یقین نہیں ہے کہ جائز ہیں یا ناجائز) ان سے بچنے والےکونورِ یقین ملےگا تیقنات کےاجالے ہرقدم پرساتھ ہوں گے .شکوک و شبہات اندھیرے ہیں اور ان سے بچنے والا تیقنات کے نور میںآجاتا ہے .

۳) خواہشاتِ نفسانی سے بچنے والا راحتوں میں آجائے گا .خواہشاتِ نفسانی ظلمتیں ہیں اور ان سے بچنے والے کو راحتوں کا نور ملتا ہے .

۴) حُبِّ دنیا کی ظلمت سے نکلنے والے کو حبِ آخرت کا نور ملے گا .

۵) حُبِّ عُقبیٰ (عقبٰی کی محبت) نکلی تو حبِ مولیٰ کا نور ملے گا .

ا؎ (’’ پچھلے اندھیرے ‘‘ اگلے اندھیرے جن کی نشاندہی گذشتہ خمسہ میں کی گئی ‘ یہ اندھیرے ان اندھیروں کے بعد انسان کو منزل تک پہنچنے سے روکتے ہیں .)

خمسہ 11

کثافاتِ قلبیہ :۔

۱) خوف :۔

یعنی غیرِ خدا کا ڈر جسے شریعت نے مذموم اور برا بتایا ہے ۔

۲) غم :۔

دنیا کا مال و متاع جب انسان کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو
اسے غم دامنگیر ہوتاہے

۳) حسد :۔

جسکی وجہ سے حسدکرنے والا اپنے محسودسے زوالِ نعمت چاہتا ہے ۔

۴) کِبر :۔

خود کو دوسروں کے مقابل اچھا اور بڑا سمجھنا ' یہی تکبر ہے ۔

۵) عُجب :۔

خود کو اچھا سمجھنا ۔ مگر دوسروں کے مقابلے میں نہیں ۔

نوٹ :۔ یہ کثافاتِ قلبیہ ہیں یعنی قلبی کثافتیں اور گندگیاں ہیں ان سے دل آلودہ ہوجائے تو انوارِ الٰہیہ سے منور نہیں ہوسکتا ۔

خمسہ 12

اثاثہء دین :۔

سوال :۔ دین کی پونجی کیا ہے ؟ دین کا سرمایہ کیا ہے ؟ یعنی دین کن ذریعوں سے حاصل ہوتا ہے ؟

جواب :۔ دین ان پانچ ذریعوں سے حاصل ہوتا ہے جو حسبِ ذیل ہیں ۔

۱) قرآنِ شریف

۲) حدیث شریف

۳) تفسیر

۴) فِقہ

۵) عقائد

خمسہ 13

حضراتِ[۱] خمسہ مع اِطلاق :ـ

۱) والدین :ـ اگر کوئی اپنے والدین کی خدمت کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں کامیاب ہوجائے تو گویا اس نے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام تک جتنے والدین ہیں ان سب کی خدمت کرلی .

۲) اساتذۂ دین :ـ جن اساتذہ نے دین کی تعلیم دی ان کی خدمت کرنے والا تمام اساتذۂ دین کی خدمت کرنے والے کی مانند ہے .

۳) پیرانِ سلسلہ سے عقیدت رکھنا :ـ پیرانِ سلسلہ سے عقیدت و محبت رکھنے والا تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت و عقیدت رکھنے والا تصور کیا جائیگا .

۴) اپنے شیخ کی خدمت کرنا :ـ اپنے شیخ کی خدمت کرنا سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت کرنے میں داخل ہے . لہٰذا سالک کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے.

۵) حضور ﷺ کو خوش کرنا :ـ حقیقت میں خدائے تعالیٰ کو خوش کرنا ہے.

---

[۱] پانچ حضرات جن کی اطلاقیت اور وسعت کا بیان اس خمسہ میں کیا گیا ہے .

خمسہ 14

سُبُلِ خمسہ :ـ

سبلِ خمسہ (پانچ راستے) جن کے ملنے سے انسان کو ہدایت مل جاتی ہے اور وہ منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے . وہ پانچ راستے حسبِ ذیل ہیں

۱) فہمِ دینِ صحیح :ـ یعنی دین کی صحیح سمجھ جسے مل گئی اس نے راہِ حق پالی .

۲) اِفہام و تفہیم :ـ جسے دین سمجھانے کی صلاحیت مل گئی اسے بھی ضرور صحیح راستہ مل جاتا ہے

۳) رویت الآیات فی الآفاق :ـ اللہ کی نشانیوں کو آفاق (آفاق انفس کا ضد ہے انسان اپنے علاوہ جو کچھ بھی اس کائنات میں دیکھتا ہے اُسے آفاق کہتے ہیں)میں دیکھنا کہ خدا نے کیسی زمین بنائی ہے ، کیسا آسمان بنایا ہے ، مٹی کیسی ہے ، پہاڑ کیسا ہے ـ اس سے بھی راستہ مل جاتا ہے .

۴) رویتُ الآیات فی الانفسؔ :ـ خدائے تعالیٰ کی نشانیوں کو انفس میں (یعنی اپنے اندر) دیکھنا کہ کیسے ہاتھ پیر بنائے ہیں ، کیسا جسم بنایا ہے

اس سے بھی انسان راہ یاب ہو جاتا ہے .

۵) تَبَیُّنُ الحق :۔ حق ہی کو دیکھنا اور غیرِ حق کو نہ دیکھنا (ایسا شخص جو حق ہی کو دیکھے اور باطل یعنی غیرِ حق سے اِغماض کرے وہ ضرور ہدایت یافتہ شخص ہی ماناجائےگا .

ا ۔ انسان میں جو کچھ ہے وہ انفس کہلاتا ہے)

خمسہ 15

اُصولِ دین :۔

اصولِ دین پانچ ہیں .

۱) اسلام

۲) ایمان

۳) احسان

۴) تقویٰ

۵) توحید

خمسہ 16

خمسۂ ارکانِ اسلام :۔

اسلام کے پانچ ارکان (ستون) ہیں . ان کو پنج بنائے اسلام بھی کہتے ہیں.

۱) کلمہ کہنا (کہہ)

۲) نماز ادا کرنا (کر)

۳) روزہ رکھنا (رکھ)

۴) زکوٰۃ دینا (دے)

۵) حج کو جانا (جا)

خمسہ 17

کلماتِ خمسہ :۔

۱) کلمۂ طیبہ :۔ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** (ترجمہ :۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)

۲) کلمۂ شہادت :۔ **اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد انّ محمداً عبدہ‘ و رسولہ‘**(ترجمہ :۔ گواہی دیتاہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں)

۳) کلمۂ تمجید :۔ **سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**

(ترجمہ :۔ پاک ہے اللہ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی ارادہ اور قوت مگر اللہ بلند اور عظمت والے سے)

۴) کلمۂ توحید :۔ **لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ‘ لا شریک لہ‘ لہُ الملک و لہُ الحمد یحیی و یمیتُ بیدہ الخیر و ھو**

علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر

(ترجمہ :۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اُسکا اُسی کے لئے سلطنت ہے اور اُسی کے لئے تعریف ہے وہ جِلاتا ہے اور مارتاہے اُس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔

۵) کلمۂ ردِّ کفر :۔ **اللّٰھم انّی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئاً و انا اعلم به تبت و رجعت عنه‘ و تبرأ ت من الکفر و الشرک والمعاصی کلھا و اسلمت و 'امنت و اقول لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه**

(ترجمہ) اے میرے پروردگار ! بے شک میں پناہ میں آتا ہوں تیری ‘ اس بات سےکہ میں تیرے ساتھ شریک ٹھہراؤں کسی چیز کو جسے میں جانتا ہوں اور میںمغفرت چاہتا ہوں تجھ سے اس چیز کے لئے جسے میں نہیں جانتا ‘ توبہ کی میں نے اور بازآیا میں اُس (گناہِ شرک) سے اور میں بیزار ہوں کفر اور شرک اور تمام گناہوں سے اور میں مسلم ہوا اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ۔

خمسہ 18

مراقبات بعدِ صَلَوات ِ خمسہ :۔

(پانچوں نمازوں کے بعد کےمراقبے)

۱) فجر سے ظہر تک یہ مراقبہ بار بار کریں کہ جس طرح فجر سے ظہر تک کا وقت تیزی کے ساتھ گذر جاتا ہے اسی طرح میں عمر کےجس دور سے گذر رہا ہوں یہ دور بھی گذر جائیگا

۲) ظہر سے عصر تک کا مراقبہ :۔ جس طرح ظہر سے عصر تک کا درمیانی وقت تیزی سے گذر جاتا ہے اسی طرح میں اپنے عمر کےجس دور سے گذر رہا ہوں یہ دور بھی تیزی سے گذر جائیگا ۔

۳) عصر سے مغرب تک کا مراقبہ :۔ عصر سے مغرب تک کا درمیانی وقت جس تیزی سے گذر جاتا ہے اسی طرح میری عمر کا موجودہ دور بھی برق رفتاری سے گذر جائیگا ۔

۴) مغرب سے عشاء تک کا مراقبہ :۔ مغرب سے عشاء تک کا وقت جس تیزی سے گذر جاتا ہے۔

۵) عشاء سے فجر تک کا مراقبہ :۔ عشاء سے فجر کے درمیان وقت جس تیزی سے گذرتا ہے اسی تیزی سے میری زندگی کا یہ دور بھی ختم ہوجائیگا اور میں موت کی آغوش میں چلا جاؤں گا ، لہٰذا مجھے زندگی کو طویل نہیں بلکہ بہت مختصر سمجھنا چاہیئے اور اس قلیل عرصہ میں آخرت کی ابدی نعمتوں کا حقدار بن جانا چاہیئے ۔

خمسہ 19

خمسۂ اِمساکاتِ صِیام :۔

اِس خمسہ میں روزے میں جن کاموں سے رُکنے کا حکم دیا گیا ہے اُن کا بیان ہے ۔

۱) کھانے پینے سے رکنا

۲) جماع سے رکنا :۔ ہم بستر ہونے سے رکنا

۳) غیبت سے رکنا :۔کسی مسلمان کی غیبت کرنا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے مانند ہے

۴) نظرِ بد سے رکنا :۔ غیر محرم پر نظر ڈالنے سے بچنا

۵) سمعِ بد سے رکنا :۔ بُری باتیں سننے سے بچنا

نوٹ :۔ غیبت ، بد نظری اور بُری باتوں کو سننے سے ہمیشہ بچنا چاہیئے ۔ روزہ کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی یہ کام حرام اور ناجائز ہیں اور کھانے پینے اور جماع سے صرف روزہ کی حالت میں بچنا ضروری ہے بقیہ اوقات میں نہیں اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو ۔

خمسہ 20

خمسۂ منافعِ زکوٰۃ :۔

اس خمسہ میں زکوٰۃ کے فوائد بیان کئے گئے ہیں ۔

۱) زکوٰۃ دینے سے مال کی محبت دل سے نکل جاتی ہے اور اس طرح دل دنیا کی محبت سے خالی ہوجاتا ہے اور دنیا کی محبت ہی تمام مصیبتوں کی بنیاد ہے اور سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ''حب الدنیا رأس کل خطیئۃ'' یعنی دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے . دنیا کی محبت ہی تمام جرائم اور گناہوں کی جڑ ہے لہٰذا انسان کے دل سے دنیا کی محبت جب نکل جاتی ہے تو نیکیوں کی راہ اس پر آسان ہوجاتی ہے اور خدا کی محبت کے جذبات اسکے دل میں موجزن ہوجاتے ہیں اور رسولِ خدا کے عشق سے وہ سرشار ہوجاتا ہے .

۲) زکوٰۃ دینے سے غریبوں اور محتاجوں سے محبت اور ان سے ہمدردی کے جذبات دل میں پیدا ہوتے ہے ؟ مسلسل زکوٰۃ کی ادائیگی سے یہ جذبات

ترقی پاکر درجۂ کمال کو پہنچ جاتے ہیں .

۳) زکوٰۃ دینے والے کو حق تعالیٰ ایک کے بدلے میں دس یا ایک کے بدلے میں سات سو یا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے .

۴) انشاءاللہ زکوٰۃ دینے والا کبھی دوسرے کا دستِ نگر نہیں ہوگا .

۵) زکوٰۃ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا حق تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا سے سرفراز کیا جاتا ہے اور یہ انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے .

خمسہ 21

خمسۂ ادائے حج:۔

۱) جس سمت میں بھی ہوں اس سمت کو چھوڑ کر قبلہ کی سمت رخ کرنا (حقیقت میں یہ مسلمانوں کو حج پر آمادہ کرنا ہے اور فریضۂ حج کی یاد دہانی ہے)

۲) اپنے محلّہ کی مسجد کو جانا (یہ بھی درحقیقت حج کی ٹریننگ ہے)

۳) جامع مسجد کو جانا (یہ بھی حج کو یاددلانے والا اور ہمیں حج کیلئے تیار کرنیوالا کام ہے)

۴) عیدگاہ جانا(یہ کام بھی حج کی یاد دلاتا ہے اور حج کی اہمیت اور افادیت کواجاگر کرتا ہے)

۵) حجِ بیت اللہ کے لئے خانہء کعبہ کو روانہ ہونا ۔

نوٹ :۔ اس خمسہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح شریعت نے اہلِ اسلام کو حج کی ترغیب دی ہے اور حجِ بیت اللہ کی ضرورت اور اہمیت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دے کر اور حاضریٔ مسجد و نمازِ با جماعت اور جمعہ و عیدین کو واجب و فرض قرار دے کر کس خوبصورت انداز میں اُجاگر کیا ہے ۔

خمسہ 22

دعوتِ ایمان:۔

ایمان کی دعوت کن لوگوں کو دی جانی چاہیئے ؟

۱) مشرک کو دعوتِ ایمان دینی چاہیئے

۲) کافر کو دینی چاہیئے

۳) اہلِ کتاب (یعنی یہودی اور عیسائی) کو دینی چاہیئے

۴) منافق کو دینی چاہیئے

۵) تقلیدی مومن (جسکے مانباپ مومن تھےاسلئے یہ مومن ہوگیا)کودینی چاہیئے

نوٹ :۔ تقلیدی مومن کو تقلیداً تو ایمان حاصل ہوگیا اب اسکو تحقیقی ایمان کی دعوت دی جائیگی جسکی وجہ سے وہ مومنِ کامل ہوجائے گا ۔

خمسہ 23

اَقسامِ ایمان :۔

۱) باطل دین رکھنے والے کا ایمان :۔ یہ ایمان حقیقت میں ایمان ہی نہیں

۲) کافر و مشرک جو جانکنی کے عالم میں عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لائے :۔ یہ ایمان قابلِ قبول نہیں اسے ایمانِ یاس کہتے ہیں ، اس ایمان سے آخرت کے عذاب سے نجات نہیں مل سکتی . جیسے فرعون کا ایمان

۳) اہلِ کتاب کا ایمان :۔ توریت ، انجیل ، زبور وغیرہ پر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں لیکن قرآن مجید اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی صداقت اور رسالت کے منکر ہیں .

۴) تقلیدی ایمان :۔ یہ ایمان خدا کے پاس قابلِ قبول ہے ، اگرچہکہ تحقیقی ایمان اس سے بدرجہا افضل ہے .

۵) تحقیقی ایمان :۔ جو ایمان کی تمام صفات کی تحقیق کے بعد حاصل ہوتا ہے ۔ اس ایمان کے حصول سے نہ صرف نجات ملے گی بلکہ درجات بھی بلند ہوں گے (انشاءاللہ العزیز) اسی کو افضل ایمان کہا گیا ہے ۔ اس کی وجہ سے آدمی قربِ خداوندی کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوتا ہے .

۱؎ ایمان کی قسمیں

خمسہ 24

خمسۂ مآخذِ ایمان :۔

ایمان کے مآخذ کیا ہیں ؟ اس خمسہ میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے .

۱) کلمۂ طیبہ ایمان کا ماخذ ہے یعنی کلمۂ طیبہ ہمیں بتاتا ہے کس کس پر ایمان لانا چاہئے لہٰذا ہمیں کلمۂ طیبہ سے ایمان حاصل ہوتا ہے

۲) ایمانِ مجمل بھی ایمان کا ماخذ ہے اس سے بھی ایمان ملتا ہے کیونکہ ہم ایمانِ مجمل کے ذریعہ مجملاً جانتے ہیں کہ ایمان کیا ہے

۳) ایمانِ مفصل بھی ایمان کا ماخذ ہے اس سے بھی ایمان حاصل کرتے ہیں کیونکہ ایمان کے صفات سے ایمانِ مفصل ہمیں آگاہ کرتا ہے .

۴) قرآن شریف ایمان کا سب سے بڑا ماخذ ہے

۵) حدیث شریف بھی ایمان کا بہت بڑا ماخذ ہے

نوٹ :۔ قرآن و حدیث میں ایمان کے تمام تفصیلات کا علم موجود ہے

۱؎ مآخذ ۔ ماخذ کی جمع ہے یعنی لینے کے یا حاصل کرنے کے مقامات

خمسہ 25

منافعِ ایمان :۔

اللہ پر ایمان آیا تو مومن کے احوال کیا ہونا چاہئے . انسان پریشان ہے کبھی گذری ہوئ باتوں سے ، کبھی آنے والی پریشانیوں سے، کبھی موجودہ حالات سے ، کبھی نا معلوم باتوں سے ، کبھی فنا کے خیال سے . انسان حالات کے تغیر سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے ۔ مثلاً بوڑھاہوجاؤں گا ، بھوکوں مر جاؤں گا ، مال قائم نہیں رہیگا ۔ حالانکہ صرف ایک خدا پر ایمان لانے کی وجہ سے درجِ ذیل پانچوں پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں .

۱) اوّلیت :۔ اللہ اول ہے اس پر ایمان رکھنے والا گذری ہوئ باتوں کا غم نہیں کھاتا ، جو کچھ اس نے کھودیا ہے اس کے کھوجانے کا اُسے کوئ دکھ نہیں ہوتا

ماضی کی تلخ یادیں اس کی زندگی میں زہر نہیں گھول سکتیں ۔ وہ سوچتا ہے کہ میرا خدا اول ہے خدا تو ماضی میں جیسا تھا اب بھی ویسا ہی ہے اور وہ میری رگِ گردن سے قریب ہے گذرے ہوئے زمانے نے میرا ساتھ چھوڑدیا تو مجھے اس کا غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زمانے نے

گو میرا ساتھ چھوڑدیا مگر زمانے کے خالق نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا وہ پہلے بھی مجھ سے قریب تھا اب بھی مجھ سے قریب ہے،حقیقت میں مَیں نے کچھ کھویا ہی نہیں .

۲) آخریت :۔ آخرت میں کیا ہوگا ؟ آنے والا کل نہ جانے کیسے حالات پیدا کردے ۔ اللہ آخر ہے اس پر ایمان رکھنے والا ان دونوں پریشانیوں کا ایک ہی حل رکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے اللہ میرا ہے وہ آخر ہے وہ ہر آنے والی پریشانی کو دور کردے گا . یہ یقین اسے مستقبل کی فکر سے آزاد کردیتا ہے .

۳) ظاہریت :۔ موجودہ حالات ٹھیک نہ ہوں ، پریشانیاں ستارہی ہوں الجھنیں دامنگیر ہوں تو اس صورتِ حال میں بندۂ مومن جو خدا کو ظاہر تسلیم کرتا ہو وہ خود سے کہتا ہے کہ میں کیوں گھبراؤں میرا پروردگار جب ظاہر ہے ظاہریت جب اسکی شان ہے تو وہ تمام ظاہری پریشانیوں کو دور کردے گا ۔

۴) باطنیت :۔ حق تعالیٰ باطن ہے اور اگر بندۂ مومن کسی پوشیدہ مرض میں گرفتار ہےکسی باطنی دشمنی کا شکار ہے تو اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں حق تعالیٰ اپنی باطنیت سے اُس کا مداوا کرے گا ۔ وہ تمام

چھپی ہوئی خرابیوں کو دور کرنیوالا ہے

۵) قیّومیت :۔ انسان ہمیشہ موت سے گھبراتا ہے اسے فنا کا خیال رہ رہ کر ستاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اپنے پروردگار کی قیومیت پر یقینِ کامل پیدا کرے ۔ حق تعالیٰ قیوم ہے یعنی خود سے قائم رہنےاور دوسروں کو قائم کرنے والا ۔ بندۂ مومن یہ سوچتا ہے کہ جب میرا پروردگار سب کا قائم کرنے والا ہے ، مَیں تو اس کا ہوں وہ جب میرا ہے کیا وہ مجھے قائم نہیں رکھے گا ۔خدا کی قسم ! ہر قسم کی پریشانی اور کروڑوں الجھنیں ایک طرف اور یہ نسخہ کیمیا ایک طرف ، یہ اطمینان ہر پریشانی کا علاج ہے ۔

روزہا گر رفت گو رَو باک نیست
تو بماں اے آنکہ چوں تو پاک نیست

(زمانہ گذرتا ہے تو گذر جائے مجھے اسکی کوئی پروا نہیں ہے ، اے خدا تو میرے ساتھ رہ جا تجھ جیسا پاک کوئی نہیں ہے)

خمسہ 26

مراتبِ رِسالت مآب ﷺ :۔

۱) اللہ اوّل ہے محمد ﷺ اس کے مظہرِ اتم ہیں
اسی لئے آپ تمام مخلوقات میں اول ہیں''اوّلُ ما خلق اللہ نوری'' [۱]

۲) اللہ آخر ہے محمد ﷺ اس کے مظہرِ اتم ہیں
آپ تمام مخلوقات کامرجع اور مرکز ہیں

۳) اللہ ظاہر ہے محمد ﷺ اس کے مظہرِ اتم ہیں
آپ کا ظہور آئینۂ ظہورِ حق ہے

۴) اللہ باطن ہے محمد ﷺ اس کے مظہرِ اتم ہیں
آپ کا نور ظہور کے باوجود باطن ہے

۵) اللہ قیُوم ہے محمد ﷺ اس کے مظہرِ اتم ہیں
لہٰذا تمام مخلوقات کا قیام آپ کے نور کا ممنونِ احسان ہے

---

۱ اوّل ما خلق اللہ نوری (حدیث) سب سے اول اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا

خمسہ 27

دلائلِ ایمان :۔

۱) زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا

۲) دل سے تصدیق کرنا

۳) اعضاء و جوارح سے قرآن و حدیث پر عمل کرنا

۴) اللہ کی طرف بلانا :۔ دوسروں کو دعوتِ ایمان دینا

۵) خدا سے اس وقت بھی ڈرنا جب آدمی لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو. مثلاً روزہ دار بند کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور سامنے طرح طرح کی لذیذ غذائیں رکھی ہوئی ہیں اور یہ خدا کے ڈر سے کچھ نہ کھائے .

خمسہ 28

اقسامِ اَسماءُ اللہ :۔

اس خمسہ میں اللہ کے ناموں کی قسمیں بتائی گئی ہیں جو پانچ ہیں

۱) اسمِ ذات یعنی اللہ (یہ اللہ کا عَلَم ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم یعنی اسمِ ذات ایک ہے اور صفاتی نام بے شمار ہیں)

۲) قرآنِ مجید میں جو اللہ کے اسمائے وصفیہ (صفاتی نام) بتائے گئے ہیں.

۳) احادیثِ شریفہ میں جو نام اللہ تعالیٰ کے بتائے گئے ہیں .

۴) اسمِ اعظم حق تعالیٰ کا وہ نام جسکے وسیلہ سے ہر دعا قبول ہوجاتی ہے

جو شخص اللہ عزوجل کو اسمِ اعظم سے پکارتا ہے اور اپنی مراد پوری کرنے کی رب تعالیٰ سے دعا کرتا ہے خدا ضرور اس کی مراد پوری کرتا ہے .

۵) کُتُبِ سماویہ یعنی آسمانی کتابوں مثلاً تورات ، زبور ، انجیل ، صُحفِ ابراہیم (حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کئے گئے صحیفے) صُحفِ موسیٰ (حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کئے گئے صحیفے) وغیرہ میں پائے جانے والے اللہ تعالیٰ کے مقدس نام .

خمسہ 29

اقسامِ احکام :۔

۱) فرض :۔ وہ ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اسکا منکر کافر ہے اور بِلا عُذر ترک کرنے والا فاسق و مستحقِ عذابِ شدید ہوتا ہے .جیسے نمازِ پنجوقتہ و روزہَ رمضان وغیرہ

۲) واجِب :۔ وہ ہے جو دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو . اس کا منکر کافر نہیں لیکن انکار کرنے والا نیز بِلا عُذر چھوڑنے والا فاسق اورمستحقِ عذاب ہوتا ہے. جیسے نمازِ وتر و عیدین وغیرہ

۳) سنتِ مئوکدہ :۔ اسکا کرنیوالا ثواب کا مستحق ہے اور بِلا عُذرچھوڑنے والا مستحقِ عذاب و گنہ‌گار ہوتا ہے .

۴) سنتِ غیر مئوکدہ :۔ اسکا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے لیکن بِلا عُذر چھوڑنے والا گنہ گار نہیں .

۵) مستحب:۔ وہ جس کے کرنے پرثواب ہولیکن نہ کرنے پرکوئی عذاب وعتاب نہیں اسکونفل بھی کہتے ہیں.

خمسہ 30

اقسامِ ملائکہ :۔

فرشتوں کی قسمیں پانچ ہیں :۔

۱) جبرئیل علیہ السلام :۔ ان کا کام وحی لانا ہے یہ خدا کی وحی پیغمبروں تک پہنچاتے ہیں

۲) میکائیل علیہ السلام:۔ ان کے ذمّے بارش برسانا ہے

۳) اسرافیل علیہ‌السلام:۔ یہ صور پھونکنے پر مامور ہیں

۴) عزرائیل علیہ‌السلام:۔ یہ انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں

۵) عام فرشتے

خمسہ 31

خمسۂ ایمان بالملائکہ :۔

فرشتوں پر ایمان لانے کی وجہ سے مومن کے جو احوال ہونے چاہئیں اس خمسے میں ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱) اس عالم میں جو کچھ واقع ہوا ہے اور جو کچھ ہورہا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے سب منجانب اللہ ہے ، اللہ کے حکم کے بغیر پتّہ بھی ہل نہیں سکتا اسکی مشیّت کے خلاف نہ کچھ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن فرشتے جو اللہ تعالیٰ کی نظر نہ آنے والی مخلوق ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہوا چلاتا ہے ، بارش برساتا ہے غرضیکہ اس طرح کے بے شمار کام انجام دیتا ہے ، ان کاموں کا فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور فرشتے اسباب کا درجہ رکھتے ہیں . کوئی فرشتہ خدا کے حکم اور اسکی دی ہوئی قوت کے بغیر کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے .

بندۂ مومن کا حال یہ ہونا چاہئے کہ جب میں فرشتوں کو اللہ کی مخلوق مانتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنی اس نورانی مخلوق کے ذریعہ مجھے

کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا چونکہ میں فرشتوں کو اپنی ذات سے نفع یا نقصان پہنچانے والا نہیں جانتا بلکہ یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ خدا کے حکم سے اور اسکی دی ہوی قوت سے فرشتے نفع اور نقصان پہنچاتے ہیں تو انشاءاللہ حق تعالیٰ ملائکہ کے ذریعہ مجھے نفع ہی پہنچائیگا .

۲) حق تعالیٰ میرےاندر جو اعضاء و جوارح ہیں ان کو کبھی ضائع نہ فرمائیگا اور یہ میرے خلاف کبھی کام نہیں کریں گے .

۳) قلب میں جو خیالات و ارادات ، علوم و کیفیات آتے ہیں یہ فرشتوں کے ذریعہ سے آتے ہیں بندۂ مومن کو ان سے گھبرانا نہیں چاہئے ، ہر وارد اور ہر کیفیت سے حق تعالیٰ ہماری اصلاح فرماتا ہے اور ہماری ترقئی درجات کے سامان پیدا فرماتا ے ، بندۂ مومن خدا سے ہمیشہ پر امید رہتا ہے کہ حق تعالیٰ کبھی میرے دل کے فیضانِ علمی کا دروازہ بند نہیں کرے گا اور میرے دل میں آنے والے دینی خیالات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی دیتا رہے گا ,

۴) موت کے فرشتے جب روح قبض کرنے کے لئے آئیں گے تو تو وہ مجھے انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں دیں گے میں بڑے آرام سے جان دوں گا ، فرشتے کفار کی روح سختی سے نکالتے ہیں میں تو بحمدہ

تعالیٰ مومن ہوں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا امتی اور غلام ہوں ، حضورِ اقدس ﷺ کی نسبت کےصدقے میں فرشتے مجھے موت کے وقت تکلیف نہیں پہنچائیں گے بلکہ موت میرے لئے آرام و اطمینان کا باعث ہوگی . بندۂ مومن حق تعالیٰ سے ایسی امید رکھتا ہے ۔

۵) قبر میں فرشتے آئیں گے تو جس طرح دنیا میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو جو بھی اسے دیکھتا ہے اس سے محبت کرتا ہے کوئی اسے ڈراتا دھمکاتا نہیں کوئی اسے کسی قسم کی اذیت نہیں دیتا ، جس طرح دنیا میں پہلے پہل آنے والے بچہ کا ہر کوئی محبت سے استقبال کرتا ہے اسی طرح قبر کی منزل میں پہلے پہل میں پہنچوں گا تو انشاء اللہ فرشتے مجھے ڈرائیں گے دھمکائیں گے نہیں مجھے تکلیف نہیں دیں گے بلکہ میری دلجوئی کریں گے ، میرے ساتھ اچھا سلوک کریں گے . حضور اکرم ﷺ کے صدقے میں فرشتے مجھ پر مہربان ہوں گے . یہ بندۂ مومن کا یقین ہونا چاہئے ۔

خمسہ 32

اقسامِ کُتُبِ سَماوِیہ:۔

آسمانی کتابیں جنہیں حق تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے مختلف پیغمبروں پر نازل فرمایا ، ان کی پانچ قسمیں ہیں .

۱) قرآنِ مجید

۲) توریت

۳) زبور

۴) انجیل

۵) ان چار مشہور بڑی بڑی آسمانی کتابوں کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں اور صحیفے (یعنی چھوٹی کتابیں)

خمسہ 33

اقسامِ انبیاء :۔

نبیوں کی پانچ قسمیں ہیں :۔

۱) اول و آخر نبی :۔ یہ ہمارے حضور سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔

۲) صاحبِ کتاب نبی :۔ جن پر حق تعالیٰ نے کتاب اتاری ایسے نبی رسول کہلاتے ہیں، ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے .

۳) جو نبی کتاب کے بغیر تشریف لائے .

۴) وہ انبیاء جن کی نبوت میں اختلاف ہے:۔ جیسے خضر علیہ السلام وغیرہ

۵) وہ نبی جنکو حق تعالیٰ نے کسی نبی کی درخواست پر نبوت سے سرفراز فرمایا.

جیسے حضرت ہارون علیہ السلام جن کو خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر نبوت عطا فرمائی.

۱؎ سرکارِ دو عالم ﷺ کو تمام انبیائے کرام سے پہلے نبوت عطا کی گئی ، آپ سب سے پہلے نبی و رسول ہیں . اگرچیکہ آپ کی بعثت تمام

انبیاءومرسلین کی بعثت کے بعد ہوئی۔ بہ اعتبارِ بطون آپ سب سے پہلے نبی و رسول ہیں اور بہ اعتبارِ ظہور آپ آخری نبی و رسول ہیں جن کے بعد کسی نئے نبی کے مبعوث ہونے کی گنجائش ہی نہیں ہے ۔ اول و آخر نبی اور رسول ہونا صرف آقائے نامدار ﷺ کی خصوصیت ہے اور کسی پیغمبر کی یہ شان نہیں ہے

خمسہ 34

خیر و شر :۔

خیر و شر (نیکی اور بُرائی) کے بارے میں کس قسم کے نظریات رکھنے چاہیئں اور کیسے خیالات سے پرہیز کرنا چاہیئے اس پر اس خمسے میں روشنی ڈالی گئی ہے .

۱) انسان سے اگر شر سرزد ہو تو اسے شیطان سے منسوب کردینا اُس کے لئے زیب نہیں دیتا ، انسان اپنے گناہ کا یقیناً ذمہ دار ہوتا ہے، شیطان بہکاتا ضرور ہے لیکن شیطان کے بہکاوے میں آکر فعلِ بد کا ارتکاب کرنا انسان کا اپنا اختیاری عمل ہے اور اسکا ذمہ دار صرف شیطا ن ہی کو قرار نہیں دیا جاسکتا .

۲) کوئی مصیبت آئے تو قسمت کو قصوروار ٹھہرانااور تقدیر کی شکایت کرنا اور یہ سمجھنا کہ میری شامتِ اعمال ہے ، جو اس مصیبت کی صورت میں مجھ پر نازل ہوئی ہے بہت بڑی نادانی ہے .

۳) نیکی یا بدی کرنے میں خود کو بالکل مجبور سمجھنا عقیدے کی بہت بڑی غلطی ہے چور اگر چوری کرکے کہنے لگے کہ چُرانے میں بالکل مجبور

تھا خدا نے مجھ سے چوری کروائی ، میں بے قصور ہوں تو کیا دنیا کا کوئی عقلمند آدمی اسے بے قصور مان لے گا ۔ تو معلوم ہوا کہ خیروشر کے کاموں کے انجام دینے میں خود کو مجبورِ محض ماننا کھلی گمراہی ہے.

۴) نیکی یا بُرائی کرنے میں خود کو مختارِ محض سمجھنا بھی اسلام کے خلاف عقیدہ ہے جسے عقلِ سلیم کسی صورت تسلیم نہیں کر سکتی .

۵) خود کو بالکل مجبور سمجھنا چاہیئے نہ بالکل مختار ، یہی عقیدہ، اسلامی عقیدہ ہے ، نیکی کرنے یا برا کام انجام دینے میں انسان نہ مجبورِ محض ہے نہ مختارِ محض .

نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے
میانہ پنا یاں سزاوار ہے

(حضرت میر حیات رحمۃاللہعلیہ)

خمسہ 35

قرآنِ پاک کے متعلق عقیدہ :۔

۱) قرآنِ مجید اللہ پاک کی جانب سے نازل ہوا ہے یہ خدائے پاک کا مقدس کلام ہے ۔

۲) یہ مقدس کتاب حضور ختمی مرتبت ہادئ اعظم سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر اتاری گئی ہے ۔

۳) قرآنِ شریف ہماری طرف نازل ہوا ہے یعنی ہم (اُمتِ محمدی ﷺ) ہی ہیں جنکی جانب رب عزوجل یہ بے مثل کتاب اتاری ہے ۔

۴) قرآنِ مجید کے بہت سے احکام وہ ہیں جو اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کے بہت سے احکام کے ناسخ ہیں یعنی قرآنِ مجید نے جس شریعت کو پیش فرمایا ہے اس نے اگلی تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا۔

۵) قیامت تک کے لئے ہماری ہدایت کے لئے یہ کتاب کافی ہے ۔

خمسہ 36

احوالِ اِیمان بالیوم الاٰخر :۔

اس خمسہ میں قیامت کے دن پر ایمان لانے کی وجہ سے انسان کے جو احوال ہوتے ہیں ان کا بیان ہے ۔

۱) گذرے ہوئے وقت سے خوش رہنا :۔

یہ قیامت کے دن پر ایمان لانے والے کا حال ہوتا ہے وہ گئے ہوئے وقت کا غم نہیں کرتا ، وہ خوش رہتا ہے کہ قیامت کا دن قریب ہوتا جارہا ہے اور اپنے پروردگار کے دیدار کا شوق اسے آخرت کے خیال سے ہمیشہ مسرور اور خوش رکھتا ہے ۔

۲) آنے والے وقت سے خوش ہونا :۔

یہ بھی قیامت پر ایمان لانے والے کی علامت ہے ۔ ہر آنے والی گھڑی اسے خوشخبری دیتی ہے کہ قیامت کا دن قریب ہوتا جارہا ہے ۔

۳) تمنّائے موت کرنا :۔

آخرت پر ایمان رکھنے والا موت کی تمنا کرتا ہے کیونکہ موت

کے بغیر آخرت کی نعمتیں اور لذتیں حاصل نہیں ہو سکتیں ۔ آخرت کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ آخرت میں خدائے پاک اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا دیدار ہر مومن کو حاصل ہوگا ۔

۴) قیامت(آخرت) پرایمان رکھنے والااس خوشی میں پھولےنہیں سماتا ہے:۔

کہ اسے اپنے محبوب سرورِ عالم ﷺ سے ملنے اور آپ کی شفاعت اوردیگرنوازشوں سے سرفراز ہونے کا موقع نصیب ہوگا ۔

۵) بلا تشبیہ جس طرح تنخواہ کا دن جوں جوں قریب آتاجاتا ہے ایک ملازم کی خوشی بھی بڑھتی جاتی ہے :۔

اسی طرح آخرت پر ایمان لانے والے کی خوشی بھی قیامت کے قریب ہونے کی وجہ سے بڑھتی جاتی ہے اس لئے کہ مومن کو آخرت میں اپنے ایمان اور نیک اعمال کے صلے میں اللہ تعالیٰ اور حضورِ اقدس ﷺ کے دیدار اور قرب و وصال کی نعمت کے پانے کی پوری امید ہوتی ہے ۔

خمسہ 37

احوالِ ایمان بالخیر والشّر :۔

خیر و شر اور نفع و نقصان اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے ۔ اس حقیقت پر ایمان لانے والے کے احوال اس خمسے میں بیان کئے گئے ہیں ۔

۱) خیر و شر اور نفع و نقصان اللہ ہی کی طرف سے ہے ۔ اس بات پر ایمان رکھنے والا مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے اسے امید ہوتی ہے تو اپنے پروردگار سے ہوتی ہے اور وہ ڈرتا ہے تو اپنے معبود سے ڈرتا ہے جسکی رحمت کی اسے امید ہوتی ہے اور جس کے قہر و غضب کا اسے خوف ہوتا ہے ۔

۲) بندہ اپنے نیک اعمال کے نتیجہ میں اگر مسرت اور اپنے مقاصد میں کامیابی دیکھتا ہے تو اسے خدائے تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے.

۳) اگر بندہ کو اپنے بُرے اعمال کے نتیجہ کے طور پر حق تعالیٰ کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اُسے اپنے بُرے کاموں سے فوراً توبہ کرنی چاہئے اور اپنی حرکتوں سے باز آنے میں ہرگز دیر نہ کرنی چاہئے ۔

۴) اگر بندہ سے گناہ ہورہے ہوں اور اسکے باوجود اسکی زندگی خوشیوں میں بسر ہو رہی ہے تو اسے خبردار ہو جانا چاہیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ڈھیل ہے اور آنے والے عذاب کا اشارہ ہے اسے فوراً سنبھل جانا چاہیئے اور اپنی حالت کو درست کرنے میں لگ جانا چاہیئے ۔

۵) بندۂ مومن نیکی پر نیکی کرے اور اسکے باوجود اس کومصیبتوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑے تو اسے صبر کرنا چاہیئے اور بجائے رنجیدہ اور ملول رہنے کے خوش رہنا چاہیئے کیونکہ ہر مصیبت کے بعد راحت ضرور آتی ہے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے دونوں جہاں کی خوشیاں انسان کے قدم چومنے لگتی ہے ۔



خمسہ 38

خمسۂ حدیثِ اِحسان :۔

تصوف و سلوک کا ماخذ '' حدیثِ احسان '' ہے . اس حدیث کی عظمت اور اہمیت کو اس خمسہ میں بیان کیا گیا ہے .

۱)حدیثِ احسان میں جو پیغام دیا گیا ہے وہ خدائے برحق کی طرف سے اتارا گیا ہے ۔ اور جس مقدس محفل میں حضور اقدس ﷺ نے حدیثِ احسان میں پایا جانے والا خدا کا پیغام صحابہ رضوان اللہ علیہم کو دیا اس محفل میں خدائے پاک بھی موجود تھا کیونکہ اس کے وجود سے خالی کوئی جگہ نہیں ہوسکتی ۔

۲) اس مبارک محفل میں سرکارِ دوعالم ﷺ بھی موجود تھے جو رتبے میں تمام انبیاء اور مرسلین سے افضل ہیں ۔

۳)حدیثِ احسان کے سننے والوں میں دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ بھی ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی عظمت اور صحابہ کرام میں ان کی امتیازی حیثیت سے کون واقف نہیں ہے ۔

۴) اس حدیث میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کا ذکرِ خیر ہے اور اس حدیث کے سننے والوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام خصوصیت رکھتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ مقربین میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں ۔

۵) اس حدیث شریف کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ جیسی جلیل القدر ہستی ہے اور یہ حدیث بخاری و مسلم جیسے ائمہ حدیث سے مروی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ متفق علیہ ہے

۱۔ جس طرح ہر حدیث خدا ہی کا پیغام سناتی ہے یہ حدیث بھی پیغامِ خدا ہی سناتی ہے ۔

۲۔ جس طرح دوسری حدیثیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی مبارک محفل ہی میں سنی گئیں اسی طرح یہ حدیث بھی حضور اقدس ﷺ ہی کی مبارک محفل میں صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے سنی ۔

خمسہ 39

سوالاتِ خمسہ :۔

جس مجلس میں صحابہ کرام نے حضور اقدس ﷺ سے حدیثِ احسان سنی اُس مجلسِ پاک میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اُنہوں نے حضور اقدس ﷺ سے پانچ سوال کئے جن کا ذکر ذیل کے خمسہ میں کیا گیا ہے ۔

۱) حضرت جبرئیل نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کیا ہے ؟ اور آپ نے اُن کے اس سوال کا جواب دیا ۔

۲) جبرئیل امین علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا ۔ ایمان کیا ہے ؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اس سوال کا تشفی بخش جواب دیا۔

۳) احسان کیا ہے ؟ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تیسرا سوال تھا ۔ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ (احسان) یہ ہیکہ تُو عبادت کرے اللہ کی گویا کہ تُو اُسے دیکھتا ہو اگر تُو اُسے نہیں دیکھ سکتا تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے ۔

۴) چوتھا سوال جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ سے یہ

کیا کہ قیامت کب ہوگی ؟ جس کے جواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس بارے میں پوچھا جانے والا پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا ہے .

۵) پانچواں سوال حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو کیا وہ قیامت کی علامتوں کے بارے میں تھا ، جس کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے قیامت کی کئی علامتوں کا ذکر فرمایا ۔ مثلاً لونڈی اپنے آقا کو جنے گی وغیرہ۔



خمسہ 40

خمسۂ اقسامِ عبادت :۔

حدیثِ احسان میں عبادت کا ذکر آیا ہے ۔ عبادت کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں اِس خمسہ میں اس کا بیان ہے ۔

عبادت کی پانچ قسمیں ہیں :۔

۱) مالی عبادت :۔ خیر خیرات کرنا ، مدرسہ،مسجد یا خانقاہ بنوانا وغیرہ اور زکوٰۃ ادا کرنا بھی مالی عبادت ہے ۔

۲) بدنی عبادت :۔ شریعت کی پابندی کرنایعنی نماز روزہ وغیرہ احکامِ شریعت پر ہمیشہ عمل کرنا ۔ ان عبادتوں کا تعلق جسم سے ہے.

۳) قلبی عبادت :۔ خدا کی یاد میں مشغول رہنا ، ذکر و اذکار میں لگےرہنا

۴) روح کی عبادت :۔ اللہ کی طرف رجوع کرنا

۵) سِر کی عبادت :۔ سِر بھید کو کہتے ہیں ۔ اُسکی حقیقت مرشدِ کامل سے معلوم کرکے اُس کے ذریعے خدا کی عبادت کرنا سِر کی عبادت کہلاتا ہے



خمسہ 41

خمسۂ مَراتبِ رُویت :۔

دیکھنے کے لئے کتنی چیزیں ضروری ہیں وہ اس خمسہ میں بیان کی گئی ہیں.

۱) بصارت (بینائی)

۲) نور یعنی روشنی (Light)

۳) فاصلہ (Distance)

۴) شئی مرئی (نظر آنے والی چیز) کا مقابل ہونا یعنی دیکھنے والے کے سامنے ہونا

۵) دیکھی جانے والی چیز کا موجود ہونا ۔

یہ پانچ چیزیں پائی جائیں تو دیکھنے (رویت) کا عمل واقع ہوتا ہے ۔ یعنی ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو مذکورۂ بالا خمسہ میں بیان کی گئی پانچ چیزوں ہی کی وجہ سے دیکھتے ہیں۔

خدا اور ہم میں چونکہ کوئی فاصلہ اور دوری نہیں ہے اور وہ ہماری رگِ جان سے زیادہ ہم سے قریب ہے لہٰذا خدا کا ہم سے اس قدر قریب ہونا ہی ایک سبب ہے جس کے ہوتے ہوئے ہم خدا کو دیکھ نہیں سکتے ۔ اسکے علاوہ چونکہ خدا مخلوق کی طرح نظر آنے والی ذات نہیں ہے چنانچہ ہم خدا کو دیکھنے سے قاصر ہیں ۔

خمسہ 42

خمسۂ محلّ صفاتِ کاملہ :۔

سبعہ[1] صفاتِ کمالیہ یعنی(۱)حیات (۲)علم (۳)ارادہ (۴)قدرت(۵)سماعت (۶) بصارت اور (۷) کلام بالفعل کس کس ذات میں موجود ہیں ؟

اس سوال کا جواب اس خمسہ میں دیا گیا ہے ۔

۱) اللہ[2] کی ذات میں :۔ اصالۃً ہیں

۲) فرشتوں[3] کی ذات میں :۔ اضافۃً ہیں

۳) جِنات کی ذات میں :۔ اضافۃً ہیں

۴) انسانات کی ذات میں :۔ اضافۃً ہیں

۵) حیوانات کی ذات میں:۔ اضافۃً ہیں

۱؎ سبعہ صفاتِ کمالیہ وہ سات صفات ہیں جو وجودی صفات ہیں اور کمال رکھتی ہیں ۔ ان کو اُمّہاتُ الصفات بھی کہتے ہیں ۔ ۲؎ سبعہ صفاتِ کمالیہ خدا کی ذاتی صفات ہیں ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ یہ صفات خدائے تعالیٰ کی ذات میں اصالۃً موجود ہیں۔ ۳؎ فرشتوں اور دیگر مخلوقات کی ذات میں سبعہ صفاتِکمالیہ اضافۃً موجود ہیں ۔ یعنی یہ صفات مخلوق کے ذاتی نہیں بلکہ اضافی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے انہیں ملی ہیں ۔

خمسہ 43

خمسۂ محلّ صفاتِ ناقصہ :۔

سبعہ[1] صفاتِ ناقصہ یعنی موت، جہل، اضطرار، عجز، بہراپن، اندھاپن، اور گونگاپن کس کس ذات میں بالقوہ[2] پائے جاتے ہیں ۔ اس خمسے میں بتایا گیا ہے ۔

۱) فرشتوں کی ذات میں

۲) جِنات کی ذات میں

۳) انسانوں کی ذات میں

۴) حیوانات کی ذات میں

۵) غیر حیوانات کی ذات مثلاً نباتات و جمادات کی ذات میں

۱۔ سبعہ صفاتِ ناقصہ وہ سات صفات ہیں جو عدمی صفات ہیں اور وجودی صفات جو سبعہ صفاتِ کمالیہ ہیں ان کے اضداد ہیں ، سبعہ صفاتِ ناقصہ مخلوق کے ذاتی صفات ہیں ۔

۲۔ بِالقُوَہ ، بالفعل کا ضد ہے ۔ بالقوہ پوشیدہ کو کہتے ہیں اور بالفعل ظاہر کو کہتے ہیں ۔

خمسہ 44

اقسامِ تقوٰی :۔

تقوٰی کے معنی ڈرنے اور بچنے کے ہیں ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اسکی نامرضیات سے بچنا تقوٰی کہلاتا ہے ۔ تقوٰی کی قسمیں اور ان کی تعریف اس خمسہ میں بیان کی گئی ہے ۔

۱) مالی تقوٰی :۔ تقوٰی کی ایک قسم کا تعلق انسان کے مال سے ہے ۔ مثلاً فرنیچر ایسا ہے جس کا دین سے تعلق نہیں ہے یا مکان ایسا بنایا ہے جس میں پردہ کا انتظام نہیں ہے یا مکان مالِ حرام سے بنوایا ہے ۔ یہ خلافِ شرع کام ہے ان سے پرہیزکرنا مالی تقوٰی ہے ، مالی تقوٰی جائز آمدنی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا ، جس کا مال جائز ہوگا وہ مالی تقووی رکھنے والا ہوگا

۲) بدنی تقوٰی :۔ لباس اور اعمال خلافِ شرع (شریعت کے خلاف) نہ ہوں یہ بدنی (جسمانی) تقوٰی ہے ۔ تقوٰی کی یہ قسم اوامر و نواہی کی پابجائی سےحاصل ہوتی ہے

۳) قلبی تقوٰی :۔ مخلوق کو بالذات نافع وضار سمجھنے سے بچنے کو کہتے

ہیں ۔ تقوٰی کی یہ قسم دل سے تعلق رکھتی ہے ۔

۴) روحی تقوٰی :۔ مخلوق کو بالذات متصف بہ صفاتِ کمالیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سماعت، بصارت، کلام وغیرہ صفاتِ کمالیہ کو مخلوق کی ذاتی صفات سمجھنے سے بچنا روحی تقوٰی ہے یعنی تقوٰی کی یہ قسم روح سے تعلق رکھتی ہے ۔

۵) سِرّی تقوٰی :۔ تقوٰی کی یہ قسم سِر سے تعلق رکھتی ہے ۔ مخلوق کو موجود بالذات سمجھنے سے بچنے کو سِرّی تقوٰی کہتے ہیں ۔ مخلوق کا وجود ذاتی نہیں بلکہ اضافی ہے ۔ لہٰذا مخلوق کو موجود بالذات سمجھنا سِرّی تقوٰی کے خلاف ہے ۔



خمسہ 45

اَحوالِ تقوٰی :۔

۱) نہ مال کے آنے پر اترائے نہ مال کے جانے پر پچھتائے . کروڑوں روپۓ بھی ہاتھ آجائیں مغرور نہ ہو اور مال خرچ کرنے کی وجہ سے کم ہوجائے تو رنجیدہ نہ ہو . یہ متقی کا حال ہے ۔

۲) اپنی وضع قطع اور چال ڈھال میں تقوٰی کو مدِ نظر رکھے . اپنے کام سے کام رکھے اوروں کے لباس اور معاش سے اگر وہ خلافِ تقوٰی ہو تو نفرت کرے ۔

۳) مخلوق سے بے نیاز رہے . نہ مخلوق سے نفع کی امید رکھے نہ اسے بالذات نقصان پہنچانے والا سمجھے کیونکہ مخلوق بالذات نہ نافع ہے نہ ضار ۔

۴) اہلِ دنیا کی دنیوی ترقیوں کو خاطر میں نہ لائے دین سے غافل ہوکر جو بھی ترقی کی جاتی ہے وہ حقیقت میں زوال اور تنزل ہے عروج اور ترقی نہیں ۔

۵) مخلوق کو موجود بالذات نہ سمجھے . جب وہ قائم بخود نہیں تو

اس کے وجود کو کالعدم جانے اور '' لا موجود الا اللہ '' کا ہمیشہ استحضار رکھے ۔ خدا ہی کو قائم بخود اور حقیقی مشہود سمجھے ۔

خمسہ 46

معانیٔ توحید :۔

علمِ ظاہر اور علمِ باطن (تصوف) کی رُو سے توحید کے معانی اس خمسہ میں بیان کئے گئے ہیں ۔

۱) خدا کو ایک ماننا

۲) خدا کو ایک جاننا

۳) خدا کو ایک دیکھنا

۴) خدا کو ایک پانا

۵) ایک خدا (جو معبودِ بر حق اور واحدِ حقیقی ہے) کی ذات میں گُم ہو جانا ۔

خمسہ 47

مراتبِ توحید :۔

۱) توحیدِ ظہوری :۔

ساری کائنات خدا کے مظاہر سے بھری ہوئی ہے ۔ زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے غرض ہر مخلوق حق تعالیٰ کی مظہر ہے اس بھری پری دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مظہرِ خدا نہ ہو ۔ مظہَر ، ظاہر ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔ہر چیز خواہ وہ اس دنیا کی ہو یا آخرت کی ،مظہرِ خدا ہے اور حق تعالیٰ کے ظہور کا آئینہ بنی ہوئی ہے ۔ ہژدہ ہزار عالم میں مظاہر ہی مظاہر ہیں جن میں خدا کا جلوہ ظاہر ہے۔ یہی توحیدِ ظہوری کی حقیقت ہے ۔ اہلِ نظر کا یہی مشاہدہ ہے ۔

۲) توحیدِ اِسمی :۔

جب ظاہر حق ہی ہے تو بے شمار مظاہر کے نام کیوں لئے جاتے ہیں ، ظاہر ہی کا نام کیوں نہ لیا جائے ۔ تمام ناموں سے گذر جائیں تو صرف ایک ہی نام رہ جاتا ہے ، وہ اللہ کا نام ہے ۔یہ توحیدِ اِسمی ہے ۔

۳) توحیدِ فعلی :۔

فاعِلِ حقیقی ایک ہی ہے جو معبودِ بر حق بھی ہے ۔ اگرچیکہ بندہ بھی فاعلِ مختار ہے لیکن فاعلِ مطلق خدا کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا ۔ مخلوقات کے افعال ، فاعلِ حقیقی ہی کےافعال کا پَرتَو ہیں ۔ بندوں کے افعال سے گذر کر فاعلِ حقیقی کے افعال پرنظرکرنا توحیدفعلی ہے ۔

۴) توحیدِ وصفی :۔

صفات کی وجہ سے ہی مختلف افعال (کام) واقع ہوتے ہیں ۔ صفاتِ کمالیہ سے حقیقۃً حق تعالیٰ متصف ہے ، اس کا غیر نہیں ۔ یہی توحیدِ وصفی ہے ۔

۵) توحیدِ ذاتی :۔

موجودِ حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے ۔ وہی قائم بخود ہے ۔ اسی سے تمام مخلوقات قائم ہیں ۔ مخلوقات کا وجود حقیقت میں خالق ہی کے وجود کا پَرتَو ہے ۔ لہٰذا موجودِ حقیقی خدا ہی ہے اس کا غیر نہیں ۔

خمسہ 48

اجزائے تلاوتِ قرآن :۔

قرآنِ مجید کا ہر حصہ پڑھنے پر انسان کو اجر و ثواب کا مستحق قرار دیا جاتا ہے مگر اس خمسہ میں جو سورتیں اور آیات بتائی گئی ہیں ان کا پڑھنا بڑی فضیلت اور خصوصیت رکھتا ہے ۔

۱) سورۂ فاتحہ

۲) آیت الکرسی

۳) سورۂ اخلاص (قل ھواللہ احد کی صورت)

۴) سورۂ فلق (قل اعوذ برب الفلق کی صورت)

۵) سورۂ ناس (قل اعوذ برب الناس کی صورت)

خمسہ 49

اَجزائے ذِکر :۔[1]

۱) درودِ شریف

۲) ذکرِ نفی و اثبات:۔ یعنی لاالٰہ الااللہ کا ذکر. اسی کو حدیث شریف میں افضلُ الذّکر کہا گیا ہے

۳) اِستغفار :۔ اَستغفراللہ کہنے کو استغفار کہتے ہیں ۔

۴) خطاب :۔ یعنی ذِکر میں صیغۂ خطاب ہو جیسے یااللہ(اےاللہ) یارحیم(اےرحیم)

۵) غیاب :۔ ذکر میں غائب کا صیغہ استعمال کیا جائے جیسے ھُواللہ الذی لا الٰہ الاھُوَ الرحمٰن الرحیم الملک القدوس .

---

[1] اس خمسہ میں ذکر کے اجزاء(حصے) بتائے گئے ہیں.

خمسہ 50

فضیلتِ درود :۔

اس خمسہ میں فضیلتِ درود شریف بیان کی گئی ہے ۔

۱) درود بھیجنے والوں میں خدائے عز و جل کی ذات پاک ہے تو درود کی فضیلت کیا بیان کی جا سکتی ہے . خدا ہر وقت حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے . لہٰذا درود بہت اہم عبادت ہے ۔

۲) درود بھیجنے والوں میں تمام فرشتے شامل ہیں جو خدا کی بے گناہ مخلوق ہیں ، کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے . تمام ملائکہ ہر وقت درود بھیجتے ہیں . یہ حقیقت ہمیں بتاتی ہے کہ درود بڑی اہمیت رکھنے والا کام اور بڑی فضیلت والی نیکی ہے ۔

۳) درود بھیجنے کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے صرف ایمان والوں کو دیا، کافروں کو نہیں دیا ، لہٰذا درود صرف ایمان والے ہی بھیجتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف بڑا اعلیٰ اور پاکیزہ کام ہے جسے اعلیٰ

اور پاکیزہ لوگ ہی انجام دیتے ہیں یہ ایسی نعمت ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی صرف ایمان والوں ہی کے حصےمیں آتی ہے ۔

۴) درود کی وجہ سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے . درود شریف ہر مرض کی دوا اور ہر زخم کا مداوا ہے . لہٰذا درود شریف بے حد فضیلت والا عمل ہے ۔

۵) درود شریف جس ذاتِ بابرکات پر بھیجا جاتا ہے اس ذات کا مقام یہ ہے کہ خدائے لا یزال کے بعد اُسی مقدس و مطہر ہستی کا درجہ ہے . درود شریف وہ تحفہ ہے جو حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں امت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے اور درود شریف وہ تحفہ ہے جو خدائے پاک اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو ہر آن عطا فرماتا ہے . لہٰذا حضورِ اقدس ﷺ کو پہنچنے والی چیز بڑی اہمیت رکھنے والی ہے ۔

خمسہ 51

مراتبِ کسب و جمع و انفاق :۔

اگر ہم غور کریں گے اس حقیقت کو تسلیم کرلیں گے کہ تقوٰی کے لئے مال کا ہونا اشد ضروری ہے ۔ جائز مال کے بغیر بہت سے دینی کام نہیں کئے جا سکتے . متقی مال رکھتا ہے تو خدا کے لئے رکھتا ہے ۔

ع　　　اگر دارد برائے یار دارد

ترجمہ:۔ اگر اللہ والا مال رکھتا ہے تو اپنے دوست (خدا) کیلئے رکھتا ہے.

اس خمسہ میں مال کے کمانے اور جمع کرنے اور خرچ کرنے کے جائز طریقے پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔

۱) کسبِ مال (مال کمانا) :۔ جائز طریقوں سے مال کمانا اور ناجائز اور حرام طریقوں سے مال حاصل کرنے سے بچنا تقوٰی ہے ۔

۲) مُتّقی اپنا حلال مال احکامِ خداوندی پر عمل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے ، جیسے زکوٰۃ دینے کے لئے ،حج کرنے کے لئے ، فطرہ ادا کرنے کے لئے اور دوسری نیک راہوں میں پرہیزگار لوگ اپنا مال خرچ کرتے ہیں

۳) انفاق فی سبیل اللہ :۔ متقی اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے خدا کی خوشنودی کے کاموں میں اپنی دولت لٹاتا ہے ۔ مگر خدا کو ناراض کرنے کے کاموں میں ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اہلِ دنیا میں نیک نام ہونے کے لئے یا خدا کے نافرمان بندوں کو خوش کرنے کے لئے وہ ایک آنہ بھی صرف کرنا جائز نہیں سمجھتا ۔

۴) متقی انفاق کے بعد غمزدہ نہیں ہوتا کہ میں نے اپنا مال خرچ کردیا یا میرا مال کم ہوگیا ۔

۵) متقی کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بیحد راحت اور خوشی حاصل ہوتی ہے ۔ اور لوگ دولت حاصل کرکے خوش ہوتے ہیں اور متقی خدا کی راہ میں دولت لٹا کر خوش ہوتا ہے ۔

خمسہ 52

خمسۂ نفی و اثبات :۔

سالک کو چاہئے کہ ذیل میں بتائے ہوئےطریقوں پر مخلوق سے حقیقی اعانت (مدد کرنا) کی نفی کرے اور حق تعالیٰ کی حقیقی مددگاری اور کارسازی کا اثبات کرے۔

۱) مخلوق کسی کی کچھ مدد نہیں کرسکتی کیونکہ حقیقۃً مخلوق نفع اور نقصان پہنچانے والی نہیں ہے . لہٰذا مخلوق حقیقی مددگار نہیں ہوسکتی ۔

۲) مخلوق کا سازوسامان اور مال و متاع بھی کسی کی کچھ مدد نہیں کرسکتا. کیونکہ وہ بھی مخلوق ہے اور حقیقی حاجت روا اور کارساز نہیں ہے ۔

۳) نہ میں کسی کی مدد کرسکتا ہوں . کیونکہ حقیقۃً مدد کرنا میرا کام نہیں ہے ۔حقیقی اعانت تو خدائے تعالیٰ کی ذات کا خاصّہ ہے ۔

۴) نہ میرا ساز و سامان اور مال و متاع کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ کیونکہ مال و دولت اور دنیاوی اسباب حقیقی مددگار نہیں ہیں۔

۵) صرف حق تعالیٰ ہی مدد کرنے پر قادر ہے . اور حقیقی معین

و مددگار وہی ہے . وہی حقیقۃً نفع اور نقصان پہنچانے والا ہے ، وہی حقیقی حاجت‌روا ہے ، اپنے بندوں کو اس نے اپنی مدد پہنچانے کا ذریعہ بنایا. جس مخلوق کو چاہتا ہے اس کے ذریعے اپنی مخلوقات کو مدد پہنچاتا ہے . مخلوق صرف مظہرِ عَونِ خدا ہے ۔

خمسہ 53

تصوّرِ معاصی عند الاستغفار :۔

استغفار کرتے ہوئے اپنے گناہوں کو اس طرح یاد کریں ۔

۱) جو گناہ ماضی میں ہوئے ہیں اپنے ان گناہوں کو یاد کریں ، اور ان پر نادم ہوکر استغفار کریں ۔

۲) حال کے گناہوں کو یاد کرکے ندامت کے ساتھ خدائے تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں ۔

۳) مستقبل کے گناہوں کا تصور کرکے عزم کریں کہ ہرگز ہرگز مستقبل میں انشاءاللہ تعالیٰ کوئی گناہ نہ کروں گا ، تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کروں گا ۔

۴) ان گناہوں کو یاد کریں گے جو آپ کی لا علمی میں سرزد ہوئے ہیں اور حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں ۔

۵) وہ نیکیاں جن کو آپ نہیں بجا لائے ان میں ہر نیکی کا ترک کرنااپنی جگہ گناہ ہے لہٰذا اس قسم کے گناہوں پر بھی نادم ہوکر استغفار کریں،چھوٹے ہوئے فرائض و واجبات کی قضابھی آپ پر فرض وواجب ہے .لہٰذا ان کی ادائیگی سے جلد ازجلدسبکدوش ہونے کی کوشش کریں۔

خمسہ 54

لَوازمِ نِداء :۔

حق تعالیٰ کو پکارنے والا جب پکارتا ہے تو اُسکی دعا یا ندا (پکار) کےلئے پانچ ارکان نہایت ضروری ہیں ۔

۱) مُنادی :۔ پکارنے والا (بندہ)

۲) مُنادیٰ :۔ پکارا جانے والا (اللہ تعالیٰ)

۳) نِداء :۔ پکار

۴) پکارنے والا سمجھے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوں اور انتہائی عجز و انکسار سے پورے یقینِ اجابت کے ساتھ پروردگارِ عالم سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کی دعا کرے ۔

۵) حق تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے کا یقین ہو . حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں . لہٰذا کمالِ خشوع و خضوع سے اسے پکارنا چاہئے ۔

خمسہ 55

حجاباتِ خمسہ :۔

پانچ ایسے حجابات (پردے) ہیں جو سالک کو خدا کی تجلیات کے دیکھنے سے محروم کردیتے ہیں ۔ اور خدا رَسی کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں . وہ حجابات حسبِ ذیل ہیں ۔

۱) تیرا (یہ ایک حجاب ہے)
۲) تُو (یہ بھی ایک پردہ ہے)
۳) میرا (یہ بھی ایک حجاب ہے)
۴) مَیں (یہ بھی ایک حجاب ہے)
۵) اُسکا اور وہ (یہ دونوں بھی حجابات ہیں)

ان پردوں کو اٹھانا چاہیئے یہ حجابات اُٹھ جائیں تو حق تعالیٰ کی مِلک نظر آئے گی اور حق تعالیٰ کی مِلک جو اسکی مخلوق ہے وہ آئینہ ہے جس میں اہلِ بصیرت کو نورِ الٰہی کی تجلّی نظر آتی ہے۔

خمسہ 56

خمسۂ کلام :۔

کلام کے متعلق مندرجہ ذیل پانچ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

۱) کلام تیرا ہے نہ تُو کلیم ہے (بندہ اپنے مخاطب بندہ سے کہہ رہا ہے)
۲) تُو گُونگا ہے
۳) کلام میرا ہے نہ میں کلیم ہوں (بندہ اپنے مخاطب بندہ سے اپنے بارے میں کہتا ہے)
۴) مَیں گونگا ہوں
۵) کلام حق تعالیٰ کا ہے اور وہی کلیمِ حقیقی ہے ۔

---

۱ یعنی حقیقی کلام (کلامِ ذاتی ہے)
۲ کلامِ ذاتی کے اعتبار سے
۳ یعنی حقیقی کلام (کلامِ ذاتی)
۴ کلامِ ذاتی کے اعتبار سے عبد گونگا ہے
۵ حق تعالیٰ کلامِ ذاتی سے متصف ہے لہٰذا حقیقۃً کلام اسی کا ہے۔

خمسہ 57

خمسۂ بصارت :۔

بصارت سے متعلق ذیل میں بتائی ہوئی پانچ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

۱) بصارت[1] تیری ہے نہ تو بصیر ہے (ایک بندہ دوسرے بندہ سے کہتا ہے)

۲)[2] تو اندھا ہے

۳) بصارت[3] میری ہے نہ میں بصیر ہوں (بندہ اپنے مخاطب بندہ سے اپنے متعلق کہتا ہے)

۴)[4] میں اندھا ہوں

۵)[5] بصارت حق تعالیٰ کی ہے اور وہی بصیرِ حقیقی ہے

---

۱ یعنی حقیقی بصارت جسے بصارتِ ذاتی بھی کہہ سکتے ہیں

۲ بصارتِ ذاتیہ کے اعتبار سے نہ کہ بصارتِ عطائیہ کے اعتبار سے

۳ یعنی حقیقی بصارت (بصارتِ ذاتی)

۴ بصارتِ ذاتی کے اعتبار سے عبد اندھا ہے

۵ حق تعالیٰ بصارتِ ذاتی سے متصف ہے لہٰذا حقیقۃً بصارت اسکی ہے اور وہی بصیرِ حقیقی ہے

خمسہ 58

خمسۂ سماعت :۔

سماعت سے متعلق حسبِ ذیل باتیں یاد رکھنی چاہئیں

۱) سماعت تیری ہے نہ تو سمیع ہے

۲) تو بہرا ہے

۳) سماعت میری ہے نہ میں سمیع ہوں

۴) میں بہرا ہوں

۵) سماعت حق تعالیٰ کی ہے اور وہی سمیعِ حقیقی ہے

نوٹ :۔ تمام صفاتِ کمالیہ جو مخلوق میں ہیں وہ حق تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں ۔ مخلوق ان سے بالذات متصف نہیں ہے ۔ اور مخلوق بالذات ان کے اضداد یعنی صفاتِ ناقصہ سے متصف ہے خمسۂ کلام اور خمسۂ بصارت کی طرح اس خمسہ میں بھی اسی حقیقت کا بیان ہے ۔

خمسہ 59

خمسۂ قدرت :۔

۱) قدرت تیری ہے نہ تو قدیر ہے

۲) تو عاجز ہے

۳) قدرت میری ہے نہ میں قدیر ہوں

۴) میں عاجز ہوں

۵) قدرت حق تعالیٰ کی ہے اور وہی قدیر ہے

خمسہ 60

خمسۂ ارادہ :۔

۱) ارادہ تیرا ہے نہ تو مرید[1] ہے

۲) تُو مُضطَر[2] ہے

۳) ارادہ میرا ہے نہ میں مرید ہوں

۴) میں مُضطَر ہوں

۵) ارادہ اسی کا ہے اور وہی مُریدِ حقیقی ہے

---

[1] مُرید ارادہ کرنے والے کو کہتے ہیں ۔

[2] مُضطر بے ارادہ کو کہتے ہیں یہ مرید کا ضد ہے ۔

خمسہ 61

خمسۂ عِلم :۔

۱) علم تیرا ہے نہ تو علیم ہے

۲) تو جاہل ہے

۳) علم میرا ہے نہ میں علیم ہوں

۴) میں جاہل ہوں

۵) عِلم حق تعالیٰ کا ہے اور وہی علیمِ حقیقی ہے ۔

خمسہ 62

خمسۂ حیات :۔

۱) حیات تیری ہے نہ تو حَی (زندہ) ہے

۲) تو میت ہے

۳) حیات میری ہے نہ میں حَی ہوں

۴) میں میت ہوں

۵) حیات حق تعالیٰ کی ہے اور وہی حقیقی زندہ ہے ۔

نوٹ:۔ حیات،علم،ارادہ،قدرت،سماعت،بصارت،کلام یہ صفات بندوں کے ذاتی صفات نہیں ہیں اور حق تعالیٰ کے ذاتی صفات ہیں ۔ بندوں کو حق تعالیٰ کے عطا فرمانے سے حاصل ہوئے ہیں ۔

خمسہ 63

خمسۂ وجود :۔

۱)[1] وجود تیرا ہے نہ تو موجود ہے (ایک بندہ دوسرے بندہ کے بارے میں کہتا ہے)

۲)[2] تو معدوم ہے

۳) وجود میرا ہے نہ میں موجود ہوں (ایک بندہ خود اپنے آپ سے مخاطب ہے)

۴) میں معدوم ہوں

۵) وجود حق تعالیٰ کا ہے اور وہی موجودِ حقیقی ہے

---

۱ وجود بہ معنی مابہ الموجودیت عینِ ذاتِ باری تعالیٰ ہے اور اسی کے پرَتَو سے عالم موجود ہے ۔ وجودِ حقیقی ذاتِ حق میں منحصر ہے . حق تعالیٰ کے سوا کوئی موجود بالذات نہیں . یہی وحدۃ الوجود کا خلاصہ ہے .

۲ یہاں وجود سے مراد وجود بالذات ہے نہ کہ وجودِ اضافی

۳ باعتبارِ وجودِ حقیقی نہ کہ باعتبارِ وجودِ اضافی

خمسہ 64

خمسۂ حقوق العباد :۔

رشتہ داروں کے حقوق کس طرح ادا کئے جائیں ، بندگانِ خدا کے حقوق ادا کرتے ہوئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے . اس خمسہ میں اس موضوع پر گفتگو کی گئی ہے ۔

۱) کوئی بھی آدمی جو نیک ہے اگر دین کے کام کے لئے کپڑا ، جگہ اور روپیہ مانگتا ہے تو اسے دینے میں کوئی حرج نہیں ، اسکی مدد کرو۔

۲) مدد کرنے کے بعد نگرانی کرنا :۔ کہ کہیں تمہاری مدد سے وہ بگڑ نہ جائے تمہاری مدد کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے تمہاری مدد سے وہ شراب جوے اور حرام کاری میں مبتلا نہ ہوجائے ،اسراف جیسے گناہ کا شکار نہ ہوجائے۔

۳) بیوی بچوں کے ضروریات کو پورا کرنا یہ حقوق واجبہ میں شامل ہے

۴) کوئی بھی انسان ہو اسکی مدد کرو چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو

۵) مدد کرتے وقت ریا اور عُجب سے بچو ، خود کو بڑا سمجھنے سے پرہیز کرو، میں کررہا ہوں نہ سمجھو . خدا کا شکر ادا کرو کہ وہ تم سے نیک کام کروارہا ہے . غرور اور تکبر سے بچو ۔

خمسہ 65

خمسۂ حقوق اللہ :۔

۱) عمل کا ارادہ ہو تو اس کو خدا کی توفیق سمجھنا چاہیئے :۔

نماز روزہ زکوٰۃ حج خیرات وغیرہ اعمالِ صالحہ کا ارادہ خدا کی طرف سے آتا ہے اسے منجانب اللہ سمجھنا چاہیئے

۲) عملِ صالح خدا کی دی ہوئی قوّت سے ہوتا ہے :۔

ہر نیک عمل خدا کی عطا کی ہوئی قوت سے ہوتا ہے اگر خدا قوت عطا نہ کرے تو بندہ کوئی نیک کام کر نہیں سکتا . عملِ صالح ہوا تو جاننا چاہیئے کہ یہ حق تعالیٰ کی قوت سے مجھ سے ہوسکا .

۳) جب انفاق کریں تو مال کو اللہ کا سمجھنا چاہیئے :۔

اللہ کی راہ میں خرچ ہونے والے مال کو اپنا مال نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ کا مال تھا اسی کی راہ میں اسی کے حکم سے خرچ ہوا ہے

۴) جب اپنے اعمالِ صالحہ یاد آئیں تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے :۔

یہ سوچنا چاہیئے کہ مجھ سے جو بھی اعمالِ صالحہ ہوئے ہیں وہ

محض خدا کے فضل کی وجہ سے ہوئے ہیں ورنہ میں کہاں اور نیک اعمال کہاں ۔

۵) جب تصورِ جزا آئے تو جزا کے ساتھ ساتھ رضائے خداوندی مانگنی چاہیئے :۔

کیونکہ جزا سے بڑی چیز رضائے خداوندی ہے . لہٰذا خدا سے اسکی خوشنودی اور رضا مانگنی چاہیئے. رضائے الٰہی سے بڑی کوئی نعمت نہیں ۔

خمسہ 66

جماعتِ خمسہ :۔

تبلیغ کے لئے نکلوگے تو پانچ جماعتوں کا سامنا کرنا ہوگا ، ہر ایک جماعت کو سمجھانے کی صلاحیت ہم میں ہونی چاہئے ۔ وہ جماعتیں حسبِ ذیل ہیں ۔

۱) منکر :۔ انکار کرنے والا ، جو پیش کریں گے وہ انکار کردے گا ۔
ایسے لوگ بھی کثرت سے اس دنیا میں پائے جاتے ہیں .

۲) مسلمِ ناقص :۔ ایسے لوگوں کی بھی ایک جماعت ہے

۳) مسلمِ کامل :۔ ایسے لوگوں کی بھی ایک جماعت ہے

۴) ناقص اہلِ طریق:۔ ایسے بھی بہت لوگ ہیں

۵) طالبِ حق :۔ طالبانِ حق بھی بہت سے ہیں

خمسہ 67

اقسامِ تبلیغ :۔

ذیل میں بتائی ہوئی پانچ قِسموں سے تبلیغِ دین کی جاتی ہے ۔

۱) دلائلِ عقلیہ اور اخلاقِ حمیدہ سے منکر کو اسلام کی صداقت کا یقین دلائیں

۲) مسلمِ ناقص پر فضائلِ اسلام پیش کریں . نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ احکامِ شرع پر عمل کرنے سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں دل نشین انداز میں سمجھائیں

۳) مسلمِ کامل کو ایمان کے فضائل و کمالات اور اس کے درجات سے آگاہ کریں اس طرح اسے ایمان کی حلاوت اوراس کی قدر و قیمت معلوم ہوگی

۴) ناقص اہلِ طریق کو کامل طریقت کی دعوت دیں

۵) طالبِ حق کو مرید کریں ۔

خمسہ 68

تاثیر صحبت :۔

۱) چھوٹوں سے محبت و شفقت کا رویہ اپنانا

۲) بڑوں کا ادب کرنا

۳) خود پابندِ شریعت رہنا

۴) خود طریقت کے تقاضوں کو عملاً پورا کرنا

۵) مبلغِ دین ان باتوں پر عمل کرے گا تو اسکی صحبت میں رہنےوالا بھی خود بخود شریعت و طریقت کے احکام پر عمل کرنے والا بن جائے گا

خمسہ 69

استباق در سلوک :۔

(یعنی سلوک میں دوسرے سالکوں پر سبقت لے جانے کے طریقے)

۱) سلوک طے کر رہے ہو اسمیں کوئی کمی ہو تو اسے دور کرو.

۲) سلوک طے کررہے ہو اگر اسمیں ترقی نہیں کررہے ہو توترقی کرو یعنی نیکیوں میں اضافہ کرو ، ماضی کی بہ نسبت حال میں زیادہ رجوع الی اللہ سے کام لو .

۳) سلوک طے کرتے ہوئے دوسروں میں کوئی کمی دیکھو تو اسے پُر کرو .

۴) سلوک طے کرتے ہوئے خود کو دوسروں کے برابر دیکھو تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو .

۵) ثوابِ جاری کے کام کرو تاکہ مرنے کے بعد بھی تمہیں ان کا اجر ملتا رہے .

خمسہ 70

ترقی سلوک :۔

۱) خود اپنی توجہ :۔ مرید خود اپنی اصلاح اور اپنی ترقی کی طرف متوجہ ہوجائے .

۲) شیخ کی توجہ :۔ شیخ کی توجہ سے مرید پورا فائدہ اٹھائے . آٹے میں پانی ملانےسے روٹی بنتی ہے . مٹی میں پانی ملانے سے اسے کسی بھی سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے . اسی طرح شیخِ کامل کی توجہ سے مرید سلوک میں بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے .

۳) مرید کے غیاب میں اسکے حق میں شیخ کی دعائیں :۔ یہ دعائیں مرید کے حق میں اکسیر ثابت ہوتی ہیں . مرید کے غیاب میں شیخ کی دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ ! میں تو اسکے پاس نہیں ہوں لیکن تو اس کے پاس رہتا ہے تو اس کی حفاظت کر ، اس کی لاج رکھ .

۴) دعائے مقبولین :۔ جو لوگ گذر گئے ہیں یعنی بزرگانِ دین کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرے تا کہ وہ حضرات اس کے حق

میں دعائے خیر فرمائیں اس کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے .

۵) سالک اپنے عمل پر ناز نہ کرے خدا کے فضل پر نظر رکھے . اور یقین جانے کہ سلوک کا طے ہونا اُسی کے فضل پر موقوف ہے .

خمسہ 71

اخلاص :۔

۱) نیکیوں کے ساتھ گناہ بھی جاری ہیں تو نیکیوں میں گناہوں کی آمیزش ہورہی ہے ، مرید پر لازم ہے کہ گناہوں سے باز آجائے اور صرف نیکیوں پر عمل کرے تو یہ نیکیاں گناہوں سے پاک اور خالص ہوں گی . یہ اخلاص ہے .

۲) گناہ تو نہیں کررہا ہے مگر نیکیاں لوگوں کو دکھانے کے لئے کر رہا ہے تو یہ ریاکاری ہے .یہ بھی تو بہت بڑا گناہ ہے .ریا کاری کے جذبہ کی آمیزش کی وجہ سے نیکی گناہ بن جاتی ہے ، رِیا کو حدیث میں شرکِ اصغر (چھوٹا شرک) بتایا گیا ہے . لہٰذا یہ سلوک میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوتی ہے ، اس سے بچنا بہت ضروری ہے .

یہاں ایک بات وضاحت طلب ہے کہ اپنی نیکیوں کو دکھانے کی غرض سے نیکیاں کرنا بہت اچھی بات ہے ، لیکن کسے دکھانے کے لئے ؟ صرف اور صرف خدا کو دکھانے کے لئے ، مخلوق کو دکھانے کے لئے نہیں .

۳) ریاکاری سے بچنے کےبعد ایک برائی انسان میں پیدا ہوتی ہے ، وہ ہے کِبر کی بُرائی ، جس کی وجہ سے انسان مغرور ہوجاتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں کتنا اچھا ہوں نہ گناہ کرتا ہوں نہ ریا کاری میں مبتلا ہوں خدا اپنے عمل پر فخر و ناز کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا لہٰذا اس گناہ سے بھی بچنا چاہئے.

۴) بندہ گناہ نہیں کرتا ریاکاری سے بھی پرہیز کرتا ہے لیکن عمل پر تکیہ کرتا ہے ، تو یہ بھی بہت بڑی نادانی ہے . عمل پر تکیہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ عمل دوزخ سے بچانے والا نہیں ، خدا کا فضل دوزخ سے نجات دلانے والا اور دونوں جہاں میں کامیاب کرنے والا ہے .

۵) یہ سب کچھ کرنے پر جزا تو ملے گی لیکن جزا کو مقصود نہیں بنانا چاہئے ، مولیٰ کی رضا کی خاطر عمل کرنا چاہئے .

خمسہ 72

خمسۂ لاالٰہ الااللہ باعتبارِ حاجت روائی :۔

اے سالک ذرا غور تو کر :۔

۱) اغیار تیری کیا مدد کریں گے

۲) تیرے یار تیری کیا مدد کریں گے

۳) تیرا مال تیری کیا مدد کرے گا

۴) خود تُو اپنی مدد کیا کر سکے گا

۵) خدا ہی حقیقی حاجت روا ہے ، وہی '' اللہ '' ہے . لہٰذا حقیقۃً وہی تیری حاجت روائی کرنے والا ہے .اس کے حکم سے مخلوق مدد کرتی ہے ورنہ مخلوق بالذات مددکرنے والی اور حاجت روا نہیں ۔

خمسہ 73

خمسۂ لاالٰہ الااللہ بحالتِ مرض:۔

۱) جب کوئی مرض آتا ہے تو آدمی اپنا علاج آپ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اپنا علاج آپ کرکے میں شفا یاب ہوجاؤں گا

۲) جب اپنا علاج آپ نہیں کرسکتا تورشتہ داروں سے امید رکھتا ہے کہ رشتہ دار میرا علاج کریں گے اور میں صحت یاب ہوجاؤں گا

۳) جب ان سے کچھ نہیں ہوتا توڈاکٹر کے یہاں دوڑتا ہے ڈاکٹر سے شفا پانے کی امید رکھتا ہے

۴) جب اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا تو بزرگانِ دین ، پیرانِ طریقت وغیرہ کے پاس دعا کروانے کے لئے پہنچ جاتا ہے ، حالانکہ مؤثرِ حقیقی خدا کے سوا کوئی نہیں . خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے اور اس سے غافل رہ کر اللہ کے مقبول بندوں سے دعا کی درخواست کرنا ٹھیک نہیں

۵) مریض کو علاج سے روکنا نہیں چاہئے بلکہ اسکی توجہ مخلوق سے ہٹاکر خالق کی طرف کردینی چاہئے ، خالق جس نسبت سے چاہے گا بندہ کی بگڑی بنا دے گا ۔

خمسہ 74

خمسۂ لاالٰہ الااللہ درحالتِ اِفلاس :۔

۱) افلاس کی حالت میں انسان سوچتا ہے کہ میں خود اپنے افلاس کو دور کرلوں گا .

۲) یا یہ سوچتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ مال ہے اسے بیچ کر مالدار بن جاؤں گا .

۳) یا یہ سوچتا ہے کہ لوگوں سے کچھ مدد لے لوں گا اور مالدار بن جاؤں گا ،اس طرح میرا افلاس (غریبی) دور ہوجائے گی .

۴) یا یہ سوچتا ہے کہ بزرگوں کی قبروں کی زیارت کروں گا تو تقدیر بدل جائے گی مگر خدا کی نافرمانی برابر جاری رکھتا ہے ، گناہوں سے تائب نہیں ہوتا ، رجوع الی اللہ سے دور رہتا ہے . کیا ایسے شخص کی بزرگانِ دین مدد کریں گے ؟

۵) ” لا “ سے ہر تعین کی بالذات حاجت روائی کی نفی کرتا چلا جائے یقین جانے کہ مخلوق اپنی ذات سے تائیدِ خداوندی اور حکمِ الٰہی کے بغیر میرا افلاس دور نہیں کرسکتی . اللہ جس نسبت سے چاہے گا میرے افلاس کو دور کردے گا .

خمسہ 75

خمسۂ لا الٰہ الا اللہ در حالتِ جہل :۔

۱) جاہل آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں خود کوشش کرکے عالم بن جاؤں گا.

۲) یا یہ سوچتا ہے کہ کتابوں سے مدد لیکر عالم بن جاؤں گا.

۳) یا یہ سوچتا ہے کہ اساتذہ کی مدد سے عالم بن جاؤں گا.

۴) یا یہ سوچتا ہے کہ بزرگانِ دین اور نیک لوگوں کی دعاؤں سے کام لوں گا اور عالم بن جاؤں گا .

۵) ”لا الٰہ الا اللہ “ کہتا ہے کہ اگر اللہ چاہے گا تو یہ شخص عالم بنے گا ورنہ کسی کی یہ طاقت نہیں کہ مرضئ خدا اور حکمِ پروردگار کے بغیر کسی کو عالم بنادے . آدمی کی کوشش ، کتابوں کا مطالعہ ، قابل اساتذہ کی تفہیم اور بزرگوں کی دعائیں خدا کے ارادہ اور حکم کے بغیر کسی کو علم کے زیور سے آراستہ نہیں کرسکتیں .

خمسہ 76

خمسۂ لاالٰہ الااللہ باعتبارِ رُویت و عدمِ رُویت :۔

۱) جو کچھ دکھائی نہیں دیتا اس سے امید :۔ جہاں انسان گیا نہیں ہے یہ امید رکھتا ہے کہ وہاں سے میرا کام بن جائے گا جیسے کوئی مدراس میں نہ ہوا تو امید کرتا ہے کہ بنگلور میں یہ کام ہوجائیگا

۲) جو کچھ دکھائی دیتا ہے اس سے امید :۔ جو چیزیں دکھائی دیتی ہیں ان سے آدمی کو امید لگی رہتی ہے کہ ان سے میرا کام ہو جائے گا .

۳) تصوّرات :۔ تصورات کی دنیا سے انسان کی امیدیں وابستہ رہتی ہیں کہ فلاں چیز میرا کام کردیگی ، فلاں ذریعہ سے میرا کام ہوجائیگا اس طرح انسان خودساختہ تصوراتی نظام سے امیدیں لگائے رہتا ہے

۴)خوابوں سے امید :۔ انسان سوچتا ہے کہ فلاں بزرگ میرے خواب میں آئیں گے اور فرمادیں گے کہ جا تیرا کام ہوگیا اس طرح میرا کام ہوجائے گا .

۵)ان چاروں ذرائع کو بالذات حاجت رواا ور فاعلِ مستقل نہ سمجھو حقیقی مدداللہ ہی کریگا.

خمسہ 77

اسرارِ وُضو :۔

۱) وضو میں جب دونوں ہاتھ دھوئے تو وضو کرنے والا یہ سمجھے کہ میں حرام کمائی، چوری، وغیرہ سے ہاتھ دھورہا ہوں اور پکا ارادہ کرے کہ آئندہ ایسے گناہ نہ کروں گا . اور دیگر ہاتھوں سے ہونے والے گناہوں سے پرہیز کروں گا .

۲) کلی کرتے ہوئے منہ سے سرزد ہونے والے گناہوں سے باز آنے کا مصمم ارادہ کرے ۔مثلاً لقمۂ حرام، جھوٹ، غیبت وغیرہ سے بچنے کا عزم کرے . کلی کرنا حقیقت میں گناہوں سے منہ کو پاک کرنا ہے .

۳) چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے ہونے والے گناہوں سے بچنے کی نیت کرے اور سمجھے کہ آنکھوں سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں ان سے میں چہرہ دھوکر پاک ہوگیا ہوں اب انشاءاللہ آئندہ ایسے گناہ نہ کروں گا .پہلے غیرِ حق پر نظر اٹھتی تھی اب مخلوق سے صرفِ نظر کرکے صرف تجلیاتِ الٰہیہ پر آنکھیں کھولوں گا .

۴) سر کا مسح کرے تو یہ سوچے کہ میں نے اپنے سر سے تکبر غرور وغیرہ کو نکال دیا ، اب ہمیشہ عاجزی اور خاکساری سے کام لوں گا .

۵) پاؤں دھوتا ہے تو یہ سمجھے کہ نہ میں اپنی طاقت سے چلتا ہوں نہ اپنی قوت سے اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا ہوں بلکہ خدا کی قوت سے یہ سب کچھ کرتا ہوں ، اس کے سوا کسی کی قوت نہیں .

خمسہ 78

رفعِ یدین (دونوں ہاتھوں کا اٹھانا) :۔

۱) نماز میں جب دونوں ہاتھ اٹھائے تو بندہ کو سمجھنا چاہئے کہ مجھے جو خود پر بھروسہ تھا ، میں اس سے ہاتھ اٹھا رہا ہوں، مجھ سے کچھ بھی نہیں ہوتا . حقیقت میں مَیں عاجز ہوں خدائے تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کام مجھ سے لیتا ہے .

۲) اپنی صلاحیت، قابلیت یا کمال پر بھروسہ تھا اس سے ہاتھ اٹھا رہا ہوں ، مجھ میں کوئی کمال نہیں ، حقیقت میں ہر کمال سے خالی ہوں ، جو بھی کمال مجھ میں ہے وہ خدا کا عطا کردہ ہے .

۳) مجھے اپنے مال پر جو بھروسہ تھا اب میں اس سے ہاتھ اٹھا رہا ہوں

۴) دوست احباب اور رشتہ داروں پر بھروسہ تھا کہ میں لُٹ گیا تو وہ میری مدد کریں گے اب میں اس بھروسہ سے ہاتھ اٹھارہا ہوں .

۵) ''اللہ اکبر '' اللہ ہی بڑا ہے وہی سب کام کرتا ہے اس کے بغیر نہ میں کھڑا رہ سکتا ہوں نہ حرکت کرسکتا ہوں . اس پر میں بھروسہ کرتا ہوں ، وہی میرا مددگار ہے .

خمسہ 79

اسرارِ طہارت برائے نماز :۔

۱) بدن پاک کرنا :۔ یہ حقیقت میں خود کو گناہوں سے پاک کرنا ہے بُرے اقوال اور غلط افعال سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے ، اور وُضو ایک مرتبہ کرنے کے بعد اہلِ ایمان کو چاہئے کہ ہمیشہ گناہوں سے دور رہے اور اپنی باطنی طہارت کو قائم رکھے .

۲) لباس کی پاکی :۔ قرآنِ مجید میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُم یعنی تمہاری عورتیں تمہارا لباس ہیں ، تو شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی کو ظاہری اور باطنی طہارت کا حکم دے اور گناہوں سے روکے . اسکے علاوہ لباس چونکہ اپنا ہوتا ہے اسی طرح بندۂ مومن اپنوں کو اپنا لباس سمجھتا ہے اور ان کو گناہوں سے روکتا ہے اور نیکیوں کا حکم دیتا ہے . شریعت میں لباس کوپاک کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا راز یہی ہے .

۳) جگہ کی پاکی :۔ نماز کے لئے جگہ کی پاکی ضروری ہے . یہ حکم ہم کو یہ درس دیتا ہے کہ مومن اپنے ماحول کو گناہوں سے پاک کرے

اس حکم میں بڑی وسعت ہے بندۂ مومن کیلئے پوری دنیا عبادت کرنے
کی جگہ ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے ماحول کو دینی
ماحول بنائے پھر جہاں تک ہو سکے دنیا کے لوگوں کو خدا کے فرماں بردار
بندے بنائے ۔

۴) مخلوق سے منہ پھیر لینا :۔ خلق سے توجہ ہٹالینا کہ نہ مخلوق مجھے نفع
پہنچا سکتی ہے نہ ضرر پہنچا سکتی ہے ۔ یہ تو خدا کے حکم سے مجھے نفع و
ضرر پہنچا سکتی ہے ۔ خود سے یہ مجھے نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ، حقیقی
نافع اور ضار خدا ہی ہے ۔

۵) قبلہ کی طرف منہ کرنا :۔ اللہ کی طرف متوجہ ہوجانا ۔ یعنی اللہ ہی
کو صفاتِ کمالیہ سے بالذات متصف ماننا ۔

نوٹ:۔ طہارت اور قبلہ رو ہونے کے یہ اسرار ہیں جو مذکورہ خمسہ میں بیان کئے گئے ہیں
لہٰذا نماز کیلئے بدن،لباس اور جگہ کو پاک کرنے اور قبلہ رو ہونے والے کو چاہئے کہ ظاہری
طہارت کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت سے خود کو اور اپنوں کو اور ساری دنیا کو آراستہ
کرنے کی کوشش کرے اور خود مخلوق سے صَرفِ نظر کرکے خالق کی طرف متوجہ
ہوجائےاسی کی ذات کو اپنا قبلۂ توجہ بنائے اور اللہ کے بندوں کو بھی خدا ہی کی طرف متوجہ
ہونے کا درس دیا کرے ۔

خمسہ 80

ادائے نماز :۔

۱) میں نماز پڑھتا ہوں یہ خیال بھی دل سے نکال دے ۔ خدا کی تائید
کے بغیر میں نماز پڑھتا ہوں سمجھنا اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔

۲) میں اپنی قوتِ بدنیہ سے نماز پڑھتا ہوں یہ خیال بھی دل سے نکال
دے ، معراجِ نماز حاصل ہوجائے گی ۔

۳) قوتِ حافظہ پر اعتماد نہ کرے بلکہ اپنی قوتِ حافظہ پر بھروسہ نہ
کرکے خدا کی یاد میں مشغول ہوجائے ۔

۴) اپنے علم پر بھی اعتماد نہ کرے کہ یہ علم ہمیشہ قائم رہے گا اور
اپنی علمیّت پر نازاں نہ ہو ۔ یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے علم کے بل بوتے
پر نماز پڑھتا ہوں ۔

۵) اللہ ہی پڑھاتا ہے ۔ وہ پڑھاتا ہے تو میں نماز ادا کرتا ہوں ، فاعلِ
حقیقی وہی ہے ، اسی کے کرم سے میں نماز جیسے فرض سے سبکدوش ہوتا
ہوں ۔ اس عقیدہ پر قائم رہے ۔ ع کوئی پڑھارہاہےپڑھےجارہاہوں میں

خمسہ 81

صَومِ دائمی (ہمیشہ کا روزہ) :۔

۱) کھانے پینے سے افطار تک رکنا . یہ روزہ ہے

۲) جماع سے افطار تک رکنا . یہ روزہ ہے

۳) افطار کے بعد بھی روزہ ہے، وہ ہے حرام کھانے پینے سے بچنا . زندگی بھر حرام کھانے پینے سے بچنا یہ بھی ایک طرح کا روزہ ہے اور یہ روزہ دائمی ہے .

۴) حرام جماع سے بچنا یہ بھی در حقیقت ایک طرح کا روزہ ہے . عمر بھر ہر مسلمان کو ایسا روزہ رکھنا ضروری ہے . یہ روزہ بھی دائمی ہے .

۵) وہمِ خودی سے دور رہنا یہ بھی ایک طرح کا روزہ ہے . یہ روزہ بھی دوامی ہے . اللہ والے ہمیشہ وہمِ خودی سے دور اور نفور رہتے ہیں .

خمسہ 82

اثرِ زکوٰۃ :۔

۱) مال کا چالیسواں حصہ نکالنا اہلِ نصاب مسلمانوں پر فرض ہے . اسی کو زکوٰۃ کہتے ہیں .

۲) اپنے کھانے کے لئے روپیہ خرچ کرنا . (تاکہ اپنی جان سلامت رہے) فرض ہے.

۳) بیوی بچوں کا نفقہ ادا کرنا واجب ہے .

۴) انفاق فی سبیل اللہ یعنی خدا کے راستے میں خیرات کرنا (مذکورہَ بالا مَدّات کے علاوہ) نفل ہے .

۵) جو مال خدا کو راضی کرنے کے لئے اس کے حکم کی تعمیل میں مسلمان خرچ کرتا ہے اسے وہ اپنا مال نہ سمجھے بلکہ خدا کی امانت سمجھے اور جو مال زکوٰۃ اور دیگر امورِ خیر میں صَرف ہونے کے بعد بچ جائے اسے بھی اپنی ملکیت تصور نہ کرے بلکہ خدائے تعالیٰ کی مِلک جانے جو خدا نے امانۃً اس کے پاس رکھی ہے .

خمسہ 83

مراتبِ حج :۔

حج میں کیا کچھ ترک کرنا ضروری ہے وہ اس خمسہ میں بتایا گیا ہے۔

۱) گھر اور وطن چھوڑنا حج کے لئے ضروری ہے .

۲) معمول کے مطابق جو لباس پہنتے ہیں اس لباس کو چھوڑنا ضروری ہے اور احرام باندھنا لازمی ہے .

۳) حالتِ احرام میں جماع سے رکنا ضروری ہے .

۴) احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں ہے ، جوں تک نہیں مار سکتے.

۵) خاصانِ خدا تو حج میں قیدِ خودی سے آزاد ہوا کرتے ہیں وہمِ ہستی سے بہت دور رہتے ہیں .

خمسہ 84

احوالِ سالک :۔

۱) نام سے گیا :۔ پہلے کا نام کچھ اور ہے اب کچھ نام ہوگیا ہے . پیر نے جو نام دیا اسی نام سے پکارا جارہا ہے .

۲) شان سے گیا :۔ پہلے بڑے ٹھاٹھ تھے اب پیر کی جوتیاں اٹھائے پھر رہا ہے

۳) خاندان پر فخر کرنا بھی چھوڑ دیا :۔ پہلے اپنے نسب پر فخر کرتا تھا . اپنے خاندان کی تعریفیں کرتے ہوئے نہیں تھکتا تھا اب تو چشتی قادری کی نسبت پر فخر کرتا ہے .

۴) میرا کہنے سے گیا .

۵) میں کہنے سے گیا .

نوٹ:۔ مرید ہونے کے بعد مومن کی زندگی میں جو تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اس خمسہ میں انہیں بیان کیا گیا ہے ۔

خمسہ 85

شیخ کامِل مِلا تو کیا مِلا :۔

۱) نسبتِ شیخ ملی تو چشتی ہوا قادری ہوا

۲) شریعت مستحکم ہوئی

۳) طریقت ہاتھ لگی

۴) قُربِ حق کا ادراک ہوا

۵) رضائے حق نصیب ہوئی .

خمسہ 86

رازِ حواسِ خمسہ :۔

حواس پانچ ہیں :۔

۱) دیکھنا

۲) سننا

۳) سونگھنا

۴) چکھنا

۵) چھونا

حواس علم کے حصول کا ذریعہ ہے . حقیقت میں علم دینے والا حق تعالیٰ ہی ہے . حواس سے کام لینے کے باوجود ہم کسی چیز کو جان یا پہچان نہیں سکتے جب تک کہ خدائے تعالیٰ اسکا علم ہمیںعطا نہ فرمائے

خمسہ 87

حواسِ خمسہ کا نقص :۔

۱) آنکھ بعض اوقات غلط دیکھتی ہے :۔سورج کو آنکھ رکابی کے برابر دیکھتی ہے حالانکہ سورج زمین سے کئی لاکھ گُنا بڑا ہے ۔

۲) کان غلط سنتے ہیں :۔ کان میں پانی ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہے ۔

۳) زبان غلط چکھتی ہے :۔ کھانے کا مزا کچھ ہوتا ہے مگر بیمار کی زبان کچھ اور ذائقہ محسوس کرتی ہے ۔

۴) مشام بھی بسا اوقات ٹھیک کام نہیں کرتا :۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم پھول سونگھتے ہیں مگر خوشبو محسوس نہیں ہوتی ۔

۵) لامِسہ (چھونے کی قوت) بھی کبھی بیکار ہوجاتا ہے :۔ فالج زدہ شخص کسی چیز کو چھوتا ضرور ہے مگر محسوس نہیں کرتا ، اسے کسی چیز کے چھونے کا احساس نہیں ہوتا ۔

لہٰذا حواس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بھروسہ کرنے کے قابل صرف ایک خدا کی ذات ہے ۔

خمسہ 88

طبیبِ حقیقی :۔

۱) مریض خود پریشان ہے کہ کیا علاج کرے ۔

۲) رشتہ دار خود پریشان ہیں کہ کیا کریں کیا نہ کریں ۔

۳) ڈاکٹر خود پریشان ہے کہ کیا کروں ۔

۴) بیماری کا علاج اوپر ذکر کی ہوئی تین پریشانیوں سے پیدا ہونے والی پریشانی ہے ۔

۵) انسان کو اس ذات کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے جو کبھی پریشان نہیں ہوتی ۔ حق تعالیٰ ہی حقیقی شافی ہے ، وہی اس کا علاج کرے گا ۔ وہی حقیقی طبیب ہے ۔

خمسہ 89

مُقدَّمہ :۔

۱) مُدَّعی (دعویدار یعنی مقدمہ دائر کرنے والا) پریشان ہوکر دعویٰ کرتا ہے .

۲) مُدَّعا علیہ (جس پر مقدمہ دائر کیا جاتا ہے) پر مُدعی مختلف الزامات لگاتا ہے اور وہ عدالت میں اپنی صفائی پیش کرنے پر مجبور ہوتا ہے تو بےحد پریشان ہوتا ہے.

۳) دونوں طرف کے وکیل پریشان ہوتے ہیں .

۴) جج پریشانیوں میں گِھر جاتا ہے کہ کس کے حق میں فیصلہ کروں ، وہ سوچتے سوچتے تھک جاتا ہے کہ کیا کروں کیا نہ کروں .

۵) ہمارا حَکَم (فیصلہ کرنے والا) خدائے تعالیٰ ہے جو حقیقی حَکَم ہے . اس کی طرف متوجہ ہو جائیں تو کوئی پریشانی نہیں ہوتی.

خمسہ 90

خمسۂ اَخلاطِ اربعہ :۔

خلط کی جمع اخلاط ہے۔ خلطیں چار ہیں :۔

۱) صفرا

۲) خون

۳) بلغم

۴) سودا

۵) اعتدال :۔ اخلاطِ اربعہ میں اگر اعتدال اور توازن برقرار رہتا ہے تو انسان صحت مند رہتا ہے ورنہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے . جس طرح انسان کی صحت کے لئے اخلاطِ اربعہ ضروری ہیں اسی طرح ان میں اعتدال اور تناسب کا پایا جانا بھی از حد ضروری ہے ورنہ آدمی مختلف امراض سے بچ نہیں سکتا ۔ کوئی خلط دوسری خلطیوں سے کم یازیادہ ہو جائے تو انسان کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے . چار خلطوں کی طرح

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت بھی چار چیزیں ہیں چاروں اعتدال کا ہونا بیحد ضروری ہے طریقت والا وہی ہے جو پابندِ شریعت ہو . شریعت پر عمل پیرا ہونے کے بغیر کوئی طریقت ، حقیقت ، اور معرفت کے منازل طے نہیں کر سکتا .

خمسہ 91

خمسۂ عناصرِ اربعہ :۔

عناصر عُنصر[1] کی جمع ہے . عناصرِ اربعہ چار عناصر کو کہتے ہیں . جو حسبِ ذیل ہیں :۔

۱) آگ

۲) پانی

۳) ہوا

۴) مٹی

۵) رجوع الی اللہ

عناصرِ اربعہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں . ان ہی چار ایک دوسرے کے دشمن عناصر سے انسان بنایا گیا ہے . چار دشمن جہاں جمع ہوں وہاں کیا امن و امان قائم ہوسکتا ہے . اگر ان کی دشمنی کو دوستی اور مفاہمت میں بدلنا چاہتے ہو تو حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرو .

---

۱ عُنصر = وہ چیز جو مرکب نہ ہو (مفرد چیز)

خمسہ 92

خمسۂ سُبُلِ اربعہ :۔

۱) شریعت:۔ ایک راستہ ہے

۲) طریقت :۔ ایک راستہ ہے

۳) حقیقت:۔ ایک راستہ ہے

۴) معرفت:۔ ایک راستہ ہے

۵) کتاب وسنت:۔ شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت چار راستے ہیں جن کی نشان دہی کتاب و سنت نے کی ہے . یہ چاروں راستے کتاب و سنت کے موافق ہیں . قرآن و حدیث کے اصول کی مخالفت نہ شریعت کرتی ہے نہ طریقت نہ حقیقت کرتی ہے نہ معرفت .

۱؎ سُبُلِ اربعہ = چار راستے

خمسہ 93

شُکر :۔

۱) اگر خدا غذا پیدا نہ کرے تو کیا کھاؤ گے

۲) غذا پیدا تو ہو مگر وہ استعمال کے قابل نہ ہو تو کیا کرو گے

۳) غذا استعمال کے قابل تو ہو مگر تم ہضم نہ کرسکو تو کیا کرو گے

۴) غذا ہضم بھی ہو جائے مگر قبض ہو جائے تو کیا کروگے

۵) لہٰذا خدا کا شکر اداکرو کہ اس نے غذا پیدا فرمائی اور تمہارے استعمال کے قابل بنایا . پھر مزید برآں اس نے تمہیں قوتِ ہاضمہ عطا فرمائی اور اسی کے حکم سے اس غذا کا بیکار اور نقصان دہ حصہ تمہارے جسم سے خارج بھی ہوا .

خمسہ 94

توجہ الی اللہ :۔

۱) اخلاطِ اربعہ کی تخلیق میں ہمارا کوئی دخل نہیں ہے

۲) ان میں اعتدال اور توازن قائم رکھنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۳) ان سے کوئی جزوِ غیر مفید پیدا کرنا ہمارے بس میں نہیں ہے

۴) ان سے کوئی جزوِ مفید پیدا کرنا ہمارے بس میں نہیں ہے

۵) سب خدا ہی کرتا ہے . مختارِ کُل پروردگارِ عالم ہے . اُس کی طرف متوجہ ہو جاؤ.

خمسہ 95

حِکمتِ نَوم[۱] :۔

۱) سونا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۲) نیند سے بیدار ہونا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۳) خواب دیکھنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۴) خواب نہ دیکھنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۵) خواب کو یاد رکھنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے

ہمیں چاہئے کہ اپنی بے اختیاری کو دیکھ کر صاحبِ اقتدار پروردگار کی طرف رجوع کریں . ارادہ و اختیار حقیقۃً خدا ہی کی صفات ہیں . یہ سوچنے کے لئے ہی خدائے تعالیٰ اپنے بندوں پر نیند طاری فرماتا ہے

۱ نَوم = نیند

خمسہ 96

حکمتِ تخلیق :۔

ا) مرد یا عورت بن کر پیدا ہونا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۲) جوانی کی عمر کو پہنچنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۳) اپنے اندر قوتِ مردمی پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے ، خدائے تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس قوت سے نوازتا ہے .

۴) عورت کے رحم میں حمل ٹھہرانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۵) ہمیں اپنی بے اختیاری کو دیکھ کر صاحبِ اختیار خدا کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے.

خمسہ 97

کُلٌّ مِّن عِندِ اللہ :۔

ا) عزت مند گھرانے میں پیدا ہونا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۲) لڑکا یا لڑکی بننا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۳) حسن و جمال سے آراستہ ہونا ہمارے بس کی بات نہیں ہے

۴) ذہانت و ذکاوت لیکر دنیا میں آنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۵) سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے . کُلٌّ من عند اللہ

ا؎ یعنی سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

خمسہ 98

علم کس نے دیا :۔

۱) بندہ دنیامیں علم لیکر نہیں آیا .اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم بندہ کی ذاتی صفت نہیں ہے

۲) علم کسی استاد کے ذریعہ حاصل کیا مگر اس کے پاس علم کم نہیں ہوا یہ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے

۳) علم سیکھنے والے نے علم حاصل کرنےکے بعد دوسروں کو علم دیا مگر اس کے پاس جو علم تھا اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی.یہ خدا کی قدرت کاظہور ہے

۴) کوئی بندہ حقیقت میں کسی بندہ کو عالم نہیں بناتا . اگر مخلوق حقیقی معلِم ہوتی تو ہر استاد کے ہر شاگرد کا عالم ہونا ضروری ہوتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک استاد کئی طلباء کو علم سکھاتا ہے مگر اس کے کچھ شاگرد عالم بنتے ہیں اور کچھ شاگرد عالم نہیں بن پاتے .

۵) حقیقت میں علم سے سرفراز کرنے والا حق تعالیٰ ہی ہے .

خمسہ 99

عدمِ اختیار :۔

۱) اس دنیامیں آنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۲) اعضاء و جوارح اور حسن و جمال سے آراستہ ہوکر آنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے

۳) انسان چاہتا ہے کہ لڑکا ہی رہوں جوان نہ ہوں لیکن مجبوراً اسے جوان ہونا پڑتا ہے تو معلوم ہوا کہ کسی ایک حالت پر قائم رہنا اس کے بس کی بات نہیں

۴) یہاں سے جانا بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے .موت کا وقت ٹل نہیں سکتا ، موت لے جاتی ہے تو چار و ناچار جانا ہی پڑتا ہے

۵) مختارِ حقیقی مولیٰ تعالیٰ ہے . اس کی طرف متوجہ ہو جاوٴ .

خمسہ 100

عدمِ ثبات :۔

۱) بچپن قائم نہیں رہتا

۲) لڑکپن کو دوام نہیں ہے . لڑکپن بھی گذر جاتا ہے

۳) جوانی بھی ہمیشہ قائم نہیں رہتی ، بڑھاپے میں تبدیل ہو جاتی ہے

۴) بڑھاپے کو بھی ہیشگی کہاں حاصل ہے

۵) معلوم ہوا کہ مخلوق کو دوام نہیں ہے. کسی حالت کو ثبات ہے نہ کسی چیز کو بقا ہے . اے بندۂ خدا ! پھر اس کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوجاتا جسے فنا چھو نہیں سکتی جو غیر فانی ہے . جو ازل سے ابد تک باقی رہنے والا ہے .

خمسہ 101

زندگی کا بھروسہ نہیں :۔

زندگی کا کیا بھروسہ ۔ موت کسی بھی وقت آسکتی ہے .

۱) بچہ بھی مر سکتا ہے

۲) لڑکا بھی مر سکتا ہے

۳) جوان بھی مر سکتا ہے

۴) بوڑھا بھی مر سکتا ہے

۵) زندگی پر بھروسہ نہیں ہے تو زندگی دینے والے پر بھروسہ کرو.

خمسہ 102

رازِ بقا :ـ

۱) مال و منال فنا ہونے والا ہے

۲) حسن و جمال بھی فنا ہونے والا ہے

۳) علم و کمال بھی فنا ہونے والا ہے

۴) اہل و عیال بھی فنا ہونے والے ہیں

۵) خدائےلا یزال کی طرف متوجہ ہو جاؤ .

خمسہ 103

حقیقت میں ہر بلا سے کون بچاتا ہے :ـ

اے بندۂ مسلم ! تجھے ہر نقصان اور ہلاکت سے :ـ

۱) نہ کوئی ساز و سامان بچا سکتا ہے

۲) نہ کسی کا احسان بچا سکتا ہے

۳) نہ کوئی انسان بچا سکتا ہے

۴) نہ تیری جان بچا سکتی ہے

۵) تجھے حقیقت میں صرف سبحان بچا سکتا ہے .

خمسہ 104

ساتھی کون :۔

اے مسلمان !

۱) نہ دنیا ساتھ آتی ہے

۲) نہ اہلِ دنیا ساتھ آتے ہیں

۳) نہ تیرا مال ساتھ آتا ہے

۴) نہ تیرا جسم ساتھ آتا ہے

۵) تیرے ساتھ صرف تیرا ایمان آتا ہے ۔ اس کی حفاظت کر اور دعا کر کہ :۔

ے کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر
نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

خمسہ 105

اقسامِ اِیمان :۔

۱) جاہل کا ایمان

۲) عالمِ بے عمل کا ایمان

۳) عالمِ با عمل کا ایمان

۴) عارفِ غیر صاحبِ حال کا ایمان

۵) صاحبِ حال کا ایمان ۔ یہی ایمان کامل ہے ۔

﴿ تمت بالخیر ﴾

کتاب ملنے کے پتے :۔

" اللہُ ہال "
نمبر ۱۸ ، نلنا اسٹریٹ
رائی پیٹ، چنئی۔۶۰۰۰۱۴
فون: ۰۹۸۴۰۰۷۸۶۹۲

"ALLAHU HALL"
18 , NALLANNA STREET
ROYAPETTAH, CHENNAI . 600014
PHONE; 09840078692 / 09841326908

وراثت اللہ شاہ آمری
عنبر پرنٹرس
وی،وی،یکسٹنشن،ہسکوٹہ
ضلع بنگلور ۶۵۲۱۱۴
فون: ۰۹۸۴۵۵۲۶۹۶۱

WIRASATHULLAH SHAH AAMIRI
AMBER PRINTERS
V.V.EXTENSION, HOSKOTE
BANGALORE DIST
PHONE ; 09845526961

786/92

لی خمسۃٌ

LEE KHAMSATHUN

Amber Printers , Hoskote , 09845526961